گناہوں کی پہچان اور ان کی نحوستوں سے نجات دلانے والا ایک منفرد تحریری بیان

گُناہوں کی نُحوست

گناہ کسے کہتے ہیں؟	18
گناہ بھلایا نہیں جاتا	23
گناہوں کے دس نقصان	38
گناہوں کے گیارہ علاج	56
حَسَد کیا ہے؟	60
چغلی سے گھر کی بربادی	71
شراب کے دس نقصان	90

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

گناہوں کی پہچان اور ان کی نحوستوں سے نجات دلانے والا ایک منفرد تحریری بیان

گناہوں کی نحوست

پیشکش

مرکزی مجلسِ شوریٰ

دعوتِ اسلامی

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحبک یا حبیب اللہ

نام بیان : گناہوں کی نحوست
پیش کش : مرکزی مجلسِ شوریٰ دعوتِ اسلامی
پہلی بار : شعبان المعظم ١٤٣٤ھ، جولائی 2013ء تعداد: 25000(پچیس ہزار)
تعداد :
ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

... کراچی: شہید مسجد، کھارادر باب المدینہ کراچی۔ فون: 32203311 -021
... لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 37311679 - 042
... سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 2632625 -041
... کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 37212-058274
... حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 2620122 -022
... ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192 -061
... راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 5553765 -051
... پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
... خان پور: دُرّانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 5571686 -068
... نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 4362145 -0244
... سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195 -071
... گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 4225653 -055

E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

یادداشت

(دورانِ مُطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صَفْحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عِلْم میں ترقّی ہوگی)

عُنْوَان	صَفْحَه

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
کِتاب کو پڑھنے کی نیّتیں	7
دُرودِ پاک کی فضیلت	8
آغاز تو اچّھا تھا مگر انجام بہت ہی بُرا	8
دُنیا ایک خواب ہے	11
اعمال کی جوابدہی	13
گناہوں کے عذاب سے مُتعلّق 5 آیاتِ مُقدّسہ	14
گناہوں سے بچنے کے مُتعلّق 6 فرامینِ مصطفےٰ	15
گناہ کسے کہتے ہیں؟	18
کس کی خوشی چاہیے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی یا شیطان کی؟	19
گناہ آخر گناہ ہے	20
گناہ نِفاق کی علامت ہیں	23
گناہ بُھلایا نہیں جاتا	23
اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل	24
گُناہوں کو اچّھا سمجھنا کُفر ہے	24
چار عبرت ناک واقعات	25
پہلا واقعہ	26
دوسرا واقعہ	26
تیسرا واقعہ	27
چوتھا واقعہ	28
گناہ خَلوت میں ہو یا جَلوت میں گناہ ہے	29
بنی اسرائیل پر مُختلف عذابوں کا سَبَب	31
دعوتِ اسلامی اور گناہوں کے خلاف جنگ	32
گناہوں کا سَبَب بننے والی چار صِفات	33
گناہوں کی اَقسام	33
گناہوں کی تعداد	35
گناہوں کا انجام	37
گناہوں کے دس نقصان	38

بُرے خاتِمے کا سَبَب	39	حَسَد کو حسد کیوں کہتے ہیں؟	61
گناہوں کی خوفناک شکلیں	40	حَسَد سے گھروں کی تباہی	62
گناہوں کے دُنیاوی نقصان	41	حَسَد کے مُتَعَلِّق تین فرامینِ مصطفٰے	63
حقیقت میں کامیاب کون؟	42	حاسِد کا عِبرت ناک اَنْجام	64
گناہوں کا عِلاج	43	حَسَد کا عِلاج	67
گناہوں کے چھ عِلاج	43	(2) چُغلی کی نُحوسَت	68
مُبَلِّغین کیلئے مَدَنی پھول	46	چُغل خور کی باتوں میں نہ آیئے	70
خوفِ گناہ ہو تو ایسا!	47	چُغلی سے گھر کی بربادی	71
نماز گناہوں سے روکتی ہے	48	چُغلی کسے کہتے ہیں؟	73
داڑھی بھی گناہوں سے روکتی ہے	49	کیا ہم چُغلی سے بچتے ہیں؟	73
گناہوں سے نجات کے چند مختلف طریقے	51	چُغلی کے متعلق 6 فرامینِ مصطفٰے	74
		چُغل خوری کا علاج	75
گناہوں کی دوا	53	چُغل خور کبھی سچا نہیں ہو سکتا	76
گناہ مِٹانے کا نُسخہ	54	سَیِّدُنا عُمر بن عَبْدُ الْعَزیز کا طرزِ عَمَل	77
گناہوں سے بچنے کا ایک اور نُسخہ	55	مَحَبَّتوں کے چوروں سے بچو	78
گناہوں کے گیارہ عِلاج	56	(3) شراب کی نُحوسَت	79
چار گناہوں کی نشاندہی	58	شراب برائیوں کی اصل ہے	87
(1) حَسَد کی نحوست	58	شراب کے دس نقصان	90
حَسَد کیا ہے؟	60	مدنی ماحول اور شرابیوں کی توبہ	93

میں شرابی اور چور تھا	93	باحیا باپ کے کردار کا اَثر	99
(4)بے حَیائی کی نُحوسَت	95	بے حَیائی کے خِلاف دعوتِ اسلامی کی جنگ	101
حَیا کیا ہے؟	97		
بے حَیائی کی تباہی	97	دعوتِ اسلامی کی بَرَکات	101
بے حَیائی سے نَجات کا طریقہ	99	ماخذ و مراجع	107

شیطان کی شاباش

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ عبرت نشان ہے کہ اِبلیس زمین میں اپنے لشکر پھیلا دیتا ہے اور ان سے کہتا ہے: تم میں سے جس نے کسی مسلمان کو گمراہ کیا میں اس کے سر پر تاج پہناؤں گا۔ پس ان میں سب سے زیادہ فِتنے باز اس کا سب سے زیادہ قریبی ہوتا ہے۔ ایک اس کے پاس آکر کہتا ہے: میں فُلاں شخص پر مُسَلَّط رہا یہاں تک کہ اس نے بیوی کو طلاق دیدی۔ تو شیطان کہتا ہے: تو نے کچھ نہیں کیا، عَنقَرِیب وہ کسی دوسری عورت سے شادی کرلے گا۔ پھر دوسرا آکر کہتا ہے: میں فُلاں کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان پھوٹ ڈال دی۔ شیطان کہتا ہے: تو نے بھی کچھ نہیں کیا، عَنقَرِیب وہ آپس میں صُلح کرلیں گے۔ پھر تیسرا آکر کہتا ہے: میں فُلاں کے ساتھ چِمٹا رہا یہاں تک کہ اس نے بدکاری کرلی۔ تو ابلیس ملعون کہتا ہے: تو نے بَہُت اچّھا کام کیا۔ پس وہ اسے اپنے قریب کرکے اس کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے۔**(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، باب بدء الخلق، ۸/ ۲۴، حدیث: ۶۱۵۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **ہمیں شیطان اور اس کے لشکر کے شر سے پناہ عطا فرمائے۔**(آمین)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

گناہوں سے دور رہو

کے چودہ حروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی "14 نیّتیں"

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مدنی پھول

❀ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

❀ جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے ان نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ رِضائے الٰہی کیلئے اس رسالے کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا۔ ﴿6﴾ حتَّی الوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿7﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں "**اللہ**" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ ﴿11﴾ اور جہاں "سرکار" کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿12﴾ اس حدیثِ پاک "**تَھَادَوْا تَحَابُّوْا**" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں مَحبَّت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ رسالہ خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا ﴿13﴾ گناہوں سے بچوں گا ﴿14﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (ناشرین کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتادینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

گناھوں کی نحوست (1)

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: تم اپنی مَجلِسوں کو مجھ پر دُرود پڑھ کر آراستہ کرو کہ تمہارا مجھ پر دُرود پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لیے نُور ہو گا۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آغاز تو اچھا تھا مگر انجام بہت ہی برا

ایک شخص بِستَر پر لیٹا غَفلَت کی گہری نیند سو رہا تھا کہ خوابوں کی دنیا میں پہنچ گیا، کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایک وسیع و عریض، سر سبز و شاداب جنگل میں ہے، جنگل کا

(1) مُبلّغ دعوتِ اسلامی و نگران مرکزی مَجلِسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِی نے یہ بیان ۱۴۲۶ھ بمطابق 2005ء کو ہند (انڈیا) میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں فرمایا۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ بمطابق 23 فروری 2013ء کو ضروری ترمیم و اضافے کے بعد تحریری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (شعبہ رسائل دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیہ)

(2) فردوس الاخبار، ۱/ ۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹

حُسن جوبَن پر ہے، ہر طرف عَجَب خوش رنگ پھول کِھلے ہیں جن سے ٹکرا کر آتی خُنک (ٹھنڈی) ہوا کے جھونکے مَشامِ جاں کو مُعطّر کر رہے ہیں، رنگ برنگے پرندوں کی چہچہاہٹ مَنظر میں مزید رنگ بھر رہی ہے، وہ جنگل کے ان حسین نَظّاروں میں کچھ اس طرح کھو گیا کہ اسے جنگل کی وَحشَت کا اِحساس رہا نہ جنگلی درندوں کا کوئی ڈر۔ وہ شخص ان خوبصورت مَناظِر کی دِل کشی و رَعنائی سے لُطف اَندوز ہوتے ہوئے جنگل میں چلتا جارہا تھا کہ دفعتاً اسے اپنے پیچھے کچھ آہٹ محسوس ہوئی، مُڑ کر جو دیکھا تو گھات لگائے ایک خوفناک شیر نظر آیا، شیر کو دیکھ کر گویا اس کے **پاؤں تلے سے زمین نکل گئی** اور وہ گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا مگر شیر بھی آخر شیر تھا، اپنے شِکار کا کہاں پیچھا چھوڑنے والا تھا، وہ بھی اس کے پیچھے ہو لیا گویا کہ اسے جان بوجھ کر بھاگنے کا موقع دے رہا ہو کہ آخر مجھ سے بچ کر کہاں جاؤ گے؟ بھاگ لو جہاں تک بھاگنا ہے۔ وہ شخص شیر سے پیچھا چھڑانے کی فکر میں اندھا دھند بھاگے چلا جارہا تھا کہ اتنے میں ایک گہرا گڑھا آڑے آگیا، اس نے گڑھے میں جھانک کر دیکھا تو اندر ایک بہُت بڑا سانپ منہ کھولے بیٹھا نظر آیا! اب تو یہ مزید ڈرا کہ کرے تو کیا کرے! پیچھے خوفناک شیر ہے تو آگے گڑھے میں خطرناک سانپ۔۔!

ابھی اسی اُدھیڑ بن میں تھا کہ اُسے ایک بہُت بڑا دَرَخت نظر آیا جس کی بہُت سی مَضبُوط شاخیں زمین پر لٹک رہی تھیں، جان بچانے کی خاطِر اس کے ذِہن

میں دَرَخت پر چڑھنے کا خیال آیا تو فوراً ایک شاخ پکڑ کر اس پر چڑھ بیٹھا گویا یہ شاخ اس کے لئے حیاتِ نَو (نئی زِندگی) کا پیغام ثابت ہوئی۔ ابھی اس نے شیر اور سانپ سے جان بچ جانے کی خوشی میں سانس بھی نہ لیا تھا کہ اسے محسوس ہوا جس شاخ پر وہ بیٹھا ہے کوئی اسے کُترنے کی کوشش کر رہا ہے، غور سے دیکھنے پر اسے معلوم ہوا کہ جس شاخ پر وہ جان بچانے کی غرض سے بیٹھا تھا، چوہے نُما دو چھوٹے چھوٹے جانور مِل کر اُسے کُترنے کی کوشش کر رہے ہیں، ان جانوروں میں سے ایک دِن کی روشنی کی مانند سفید اور دوسرا رات کی تاریکی کی طرح سیاہ تھا، ان دونوں جانوروں کو چوہوں کی طرح حقیر جانتے ہوئے کہ بھلا ان کی کیا اوقات کہ اتنی مضبوط شاخ کو کاٹ سکیں، اس نے کوئی پروانہ کی بلکہ جان بچ جانے پر سکھ کا سانس لیا، مگر یہ دیکھ کر کہ شیر بھی اِسی شاخ تلے آبیٹھا ہے وہ کچھ ضَرور پریشان ہوا لیکن یہ سوچ کر کہ وہ شیر کی پہنچ سے دور ہے اور وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا مطمئن ہو گیا۔ اتنے میں اس کی نظر پاس ہی شَہد سے بھرے ایک چھتّے پر پڑی، شَہد دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا اور تمام خطرات کو ذہن سے جھٹکتے ہوئے وہ خود کو شَہد کی مِٹھاس سے زیادہ دیر تک دور نہ رکھ پایا اور آخر کسی ترکیب سے شَہد حاصِل کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ وہ شخص شَہد کی لذّت میں کچھ ایسا کھویا کہ اسے نہ تو شاخ کُترنے والے چوہے نما جانوروں کا خیال رہا اور نہ ہی نیچے موجود شیر کا۔ مگر

ہونی کو کون ٹال سکتا ہے! جن چوہے نُما جانوروں کو اس نے حقیر جان کر نظر انداز کیا تھا، اُنہوں نے اپنا کام کر دکھایا اور وہ شاخ کاٹنے میں کامیاب ہو ہی گئے، جُونہی شاخ کے چٹخنے کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی شَہد کی مٹھاس کڑواہٹ میں بدل گئی، شاخ کیا ٹوٹی وہ شخص دھڑام سے نیچے گرا اور شیر نے ایک ہی وار میں اسے موت کے گھاٹ اتار دیا، وہ لڑھکتا ہوا گڑھے میں گرا تو سانپ نے فوراً اسے اپنے شِکَنجے میں لے کر آہِستہ آہِستہ نگلنا شروع کر دیا۔ اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ ہُڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور سوچنے لگا کہ یہ خواب کیسا تھا جس کا آغاز تو اَچّھا تھا مگر اَنْجام بَہُت ہی بُرا۔

دنیا ایک خواب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن لوگوں کی آنکھوں پر غفلت کی پٹّی بندھی ہوتی ہے ان کیلئے "دُنیا" مذکورہ شخص کے خواب میں نظر آنے والے جنگل کی طرح ہے، وہ دنیا کی رنگینیوں میں مگن ہو کر اپنی ہَستی سے بھی غافِل ہو جاتے ہیں، پھر وہ دنیا کی بے ثباتی سے ڈرتے ہیں نہ جنگل کے درندے کی طرح اِرْدگِرْد مَنڈلاتی مَوت کی کوئی پروا کرتے ہیں۔ اگر دُنیا کے اس جنگل میں منگل مناتے ہوئے کبھی یہ احساس پیدا ہوتا بھی ہے کہ شیر کی طرح **"موت"** گھات لگائے بیٹھی ہے تو فوراً راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشِش کرتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ **"قبر"** کا

ہولناک گڑھا راستے میں حائل ہے جس میں ان کی بداعمالیاں **"سانپوں"** کی شکل میں منہ کھولے انہیں نگلنے کے لیے تیار بیٹھی ہیں۔ اگر خوش قسمتی سے کسی درخت کی شاخ ہاتھ آجانے سے **"زِنْدَگی"** کی کچھ سانسیں بڑھ جاتی ہیں تو یہ گمان کرکے کہ شاید انہوں نے موت اور قَبْر سے پیچھا چھڑا لیا ہے سکھ کا سانس لیتے ہیں اور اس بات کی بھی پروا نہیں کرتے کہ انکی زِنْدَگی کی شاخ کو دو ننھے جانور **"دن، رات"** کی شکل میں آہِستہ آہِستہ کُتَر رہے ہیں اور بس کسی آن ان کی زِنْدَگی کی یہ شاخ کٹنے ہی والی ہے، بلکہ شَہد کی صورت میں میٹھی دکھائی دینے والی **"دنیاوی لذتوں"** میں وہ اس قدر کھو جاتے ہیں کہ موت کا ڈر تک باقی نہیں رہتا۔ مگر جب رات دن آہستہ آہستہ ان کی زِنْدَگی کی شاخ کو کاٹ دیتے ہیں اور انہیں یکدم شاخ کے چٹخنے یعنی عالَمِ نزع میں موت کے فرشتے کی آواز سنائی دیتی ہے تو ان کے اَوسان خطا ہو جاتے ہیں اور وہ ہَکّے بَکّے رہ جاتے ہیں، آخر زِنْدَگی کی شاخ کٹتی ہے تو موت کا فرشتہ ان کی رُوح قبض کرلیتا ہے اور ان کا جسم جب قَبْر کے ہولناک گڑھے میں جاتا ہے تو ان کی بداعمالیاں سانپ کی شکل میں آگے بڑھ کر ان کا استقبال کرتی ہیں۔

وہ ہے عَیش وعِشْرَت کا کوئی مَحَل بھی — جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جہل سے تُو نکل بھی — یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عِبْرَت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

اعمال کی جوابدہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں یہ زندگی کھیل کود اور تفریح کے لئے نہیں بلکہ ایسے کام کرنے کیلئے دی گئی ہے جن کی بجا آوری سے رِضائے رَبُّ الاَنام حاصِل ہو۔ چنانچہ،

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **اِنَّ الدُّنْیَا خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ**۔ بے شک دنیا سر سبز و شاداب اور شیریں ہے اور یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تم کو اس میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہے تاکہ وہ یہ دیکھ سکے کہ تم اس میں کیسے اعمال بجالاتے ہو۔ (1)

پس یاد رکھئے! موت کے بعد ہر شخص اپنی کرنی کا پھل پائے گا، اگر دنیا میں اچھے اعمال کئے ہوں گے تو اس کی جزا پائے گا اور اگر خدانخواستہ نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر زِندَگی گناہوں میں بسر کی تو جہنّم کی سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالٰی ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ﴿۸﴾ (پ۳۰، الزلزال: ۷، ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

(1) ابن ماجه، کتاب الفتن، باب فتنة النساء، ۴/ ۳۵۷، حدیث: ۴۰۰۰

گناہوں کے عذاب سے مُتَعَلِّق 5 آیاتِ مقدسہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندوں کو اپنی ربوبیت کے اسرار سکھا کر اپنی نافرمانی سے ڈرایا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں پانچ فرامینِ باری تعالیٰ پیشِ خدمت ہیں:

① فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ (پ۲۵، الزخرف: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب ان پر آیا۔

② فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـٕیْنَ ﴿۱۶۶﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۶۶)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دُتکارے (دھتکارے) ہوئے۔

③ وَ لَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ (پ۲۲، فاطر: ۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے کئے پر پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا۔

④ وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ یَتَّبِـعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اسکے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور

مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ (پ۵، النسآء: ۱۱۵) اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔

⑤ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ (پ۵، النسآء: ۱۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: جو بُرائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار۔

گناہوں سے بچنے کے مُتَعَلِّق 6 فرامینِ مصطفٰے

① اِنَّ اللهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا۔ کچھ چیزیں حرام کی ہیں انہیں ہلکا نہ جانو، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا۔ اور کچھ حدیں قائم کی ہیں ان سے آگے نہ بڑھو، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَآءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا۔ اور اس نے (تم پر رحمت فرماتے ہوئے) دانستہ کچھ چیزوں سے سکوت فرمایا ہے ان کی جستجو نہ کرو۔[1]

② اللہ عَزَّوَجَلَّ غیور ہے اور مومن بھی غیرت مند ہے جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی غیرت اس بات پر ہے کہ بندۂ مؤمن اس کے حرام کردہ عمل میں پڑے۔[2]

---

[1] دارقطنی، کتاب الرضاع، ۴/ ۲۱۷، حدیث: ۴۳۵۰

[2] مسلم، کتاب التوبۃ، باب غیرۃ اللہ تعالٰی۔۔۔ الخ، ص ۱۴۷۶، حدیث: ۲۷۶۱

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

3. لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں، وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ اسی لئے اس نے ظاہری وباطنی فواحش کو حرام کر دیا ہے۔[1]

4. حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمّ سُلَیم رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُهْجُرِي الْمَعَاصِيَ فَاِنَّهَا اَفْضَلُ الْهِجْرَةِ۔ گناہوں سے ہجرت کر لو (یعنی انہیں چھوڑ دو) کیونکہ یہ سب سے افضل ہجرت ہے، وَحَافِظِي عَلَى الْفَرَائِضِ فَاِنَّهَا اَفْضَلُ الْجِهَادِ۔ فرائض کی پابندی کرتی رہو کیونکہ یہ سب سے افضل جہاد ہے، وَاَكْثِرِي مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّكِ لَا تَأْتِي اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهٖ۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کثرت سے ذکر کرتی رہو کیونکہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کثرتِ ذکر سے زیادہ پسندیدہ کوئی شے لے کر حاضر نہیں ہو گی۔[2]

5. حضرت سَیِّدُنا ابو ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی:

---

[1] مسلم، کتاب التوبۃ، باب غیرۃ اللہ تعالٰی۔۔۔ الخ، ص۱۴۷۶، حدیث: ۳۴- (۲۷۶۰)

[2] المعجم الکبیر، ۲۵/ ۱۲۹، حدیث: ۳۱۳

یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم !اَیُّ الْھِجْرَۃِ اَفْضَلُ؟ کون سی ہِجْرَت افضل ہے؟تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ ھَجَرَ السَّیِّئَاتِ۔ جس نے گناہوں سے ہِجْرَت کی۔[1]

6 مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ بن جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے اور (گناہ سے) الگ ہو جائے اور بخشش چاہے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر (توبہ نہ کرے بلکہ) گناہوں میں زیادتی کا مُرتکِب ہو تو وہ نکتہ پھیل جاتا ہے۔[2] حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ حجر ہیتمی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی فرماتے ہیں: وہ سیاہ نکتہ (گناہوں کی کثرت کی وجہ سے آہِستہ آہِستہ) پورے دل کو ڈھانپ لیتا ہے اور یہ وہی زنگ ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کِتاب میں اس طرح ذکر فرمایا ہے:

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔[3]

(پ۳۰، المطففین: ۱۴)

---

[1] الاحسان بترتیب صحیح ابن حبّان، کتاب البر والاحسان، ذکر الاستحباب للمرءان یکون ۔۔ الخ، ۱/۲۸۷، حدیث: ۳۶۲

[2] ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر الذنوب، ۴/ ۴۸۸، حدیث: ۴۲۴۴

[3] الزواجر عن اقتراف الکبائر، خاتمه: فی التحذیر من جملة المعاصی ۔۔ الخ، ۱/ ۲۶

گناہ کسے کہتے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عقل مند وہی ہے جس کے دل و دماغ میں گناہوں کی تباہ کاریاں راسخ ہوں اور وہ خود کو نہ صِرف ان سے بچائے بلکہ نیکیاں کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصِل کرے مگر افسوس! صد افسوس! دین سے دُوری کی بنا پر آج ایک مسلمان کا گناہوں سے بچنا تو دُور کی بات ہے اس کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ کون کون سے کام گناہ ہیں۔ اس لاعلمی کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ چہار جانِب گناہوں کا بازار گرم ہے، جس طرف نظر اٹھایئے بے عَمَلی و بے راہ رَوی کا دور دورہ ہے حالانکہ احکامِ خُداوندی سے منہ موڑنے کا نتیجہ سوائے تباہی و بربادی کے کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا نَوّاس بِن سَمْعَان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا (کہ یہ کیا ہیں؟) تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔[1] نیکی

یہ فرمان کامل مسلمانوں کے لیے ہے۔ جیسے ہم کو مکھّی ہضم نہیں ہوتی فوراً قے ہو جاتی ہے یونہی صالحین کو گناہ ہضم نہیں ہوتا فوراً انہیں دلی فیض، روحانی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ عام لوگوں کا یہ حال نہیں بعض تو گناہ پر خوش ہو کر اعلان کرتے ہیں حُضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حکیم مُطلق ہیں، ہر شخص کو اس کے مطابق دوا عطا فرماتے ہیں۔ یونہی **النّاس** سے مراد مقبول بندے ہیں

اچھّے اخلاق کا نام ہے اور گناہ سے مُراد ہر وہ بات ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو برا سمجھے کہ لوگ اس پر مُطَّلع ہوں۔[1] اور سَلَف صالحین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین فرماتے ہیں کہ گناہ کُفْر کے قاصِد ہیں اس اعتبار سے کہ یہ دل میں سیاہی پیدا کر کے (آہستہ آہِستہ) اسے اس طرح ڈھانپ لیتے ہیں کہ پھر اس میں بھلائی قبول کرنے کی صَلاحِیَّت باقی نہیں رہتی، اس وقت وہ سَخْت ہو جاتا ہے اور اس سے رحمت و مہربانی اور خوف نکل جاتا ہے، پھر وہ شخص جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور جسے پسند کرتا ہے اس پر عَمَل کرتا ہے، نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقابلہ میں شیطان کو اپنا دوست بنالیتا ہے تو وہ شیطان اسے گمراہ کرتا، ورغلاتا، جھوٹی اُمّیدیں دِلاتا اور جس قدر ممکن ہو کفر سے کم کسی بات پر اس سے راضی نہیں ہوتا۔[2]

کس کی خوشی چاہیے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی یا شیطان کی؟

پیارے اسلامی بھائیو! نیکی یا گناہ کے دونوں راستے آپ کے سامنے ہیں، اب فیصلہ آپ نے خود ہی کرنا ہے کہ آپ کیا چاہتے ہیں فرمانبرداری

امام نَوَوِی نے حضرت وابِصہ ابن مُعبد اَسَدی سے روایت کی کہ میں نے حُضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دریافت کیا کہ نیکی اور گناہ کیا ہوتے ہیں؟ فرمایا: اپنے دل سے فتوٰی لیا کرو، جسے تمہارا دل نیکی کہے وہ نیکی ہے جسے تمہارا دل گناہ کہے وہ گناہ ہے۔(مراۃ المناجیح، ۶/ ۶۳۹)

[1] مسلم، کتاب البر... الخ، باب تفسیر البر والاثم، ص ۱۳۸۲، حدیث: ۲۵۵۳

[2] الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔ الخ، ۱/ ۲۸

کے راستے پر چلتے ہوئے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی خوشی آپ کو مطلوب ہے یا شیطان کی خوشنودی حاصِل کرنے کے لیے گناہوں کی دلدل میں دھنسنا چاہتے ہیں؟ یاد رکھئے! نیکی کے راستے پر چلیں گے تو رضائے رَبُّ الْاَنام کے ساتھ ساتھ بے شُمار برکتوں سے بھی نوازے جائیں گے اور اگر گناہ ونافرمانی کے راستے کو اپنائیں گے تو شیطان کی فرمانبرداری اور رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے سبب لعنت کا طَوق آپ کا مُقَدّر بن جائے گا۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کی طرف وحی فرمائی: بندہ جب میری اطاعت کرتا ہے تو میں اس سے راضی ہو جاتا ہوں اور جب میں اس سے راضی ہو جاتا ہوں تو اسے بَرَکتیں عطا فرماتا ہوں۔ (بعض روایتوں میں ہے کہ میری بَرَکت کی کوئی انتہا نہیں) اور جب بندہ میری نافرمانی کرتا ہے تو میں اس سے ناراض ہو جاتا ہوں اور جب میں اس سے ناراض ہوتا ہوں تو اس پر لعنت فرماتا ہوں اور میری لعنت اس کی سات پشتوں تک پہنچتی ہے۔(1) اَلْاَمَان وَالْحَفِيْظ۔ ہم اس بات سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہمارا شُمار ان لوگوں میں ہو جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لعنت فرمائی ہے۔

گناہ آخر گناہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہ چھوٹا ہو یا بڑا آخر گناہ ہی ہوتا ہے۔

(1) الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔۔الخ، ۱/ ۲۸

کیونکہ گناہ چاہے کتنا ہی چھوٹا ہو اگر اُس پر پکڑ ہوئی تو خدا کی قسم! اُس کا عذاب نہ سہا جا سکے گا۔ چنانچہ گناہوں کی سزا سے ڈراتے ہوئے حضرتِ سَیِّدُنا عبد الوہّاب شَعرانی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی (متوفی ۹۷۳ھ) نَقْل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا یونس بن عُبید رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: پانْچ درہم (احناف کے نزدیک دس درہم) کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا سب سے چھوٹا گناہ بھی پانْچ دِرہم کی چوری سے تو زیادہ ہی قبیح (یعنی بُرا) ہے، لہٰذا تمہارے ہر گناہ کے بدلے آخِرت میں تمہارا ایک عُضْو کاٹا جائے گا۔ (1) اور حضرت سَیِّدُنا بلال بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: گناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔ (2)

حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ایک فرمانِ عالیشان کچھ یوں نَقْل فرماتے ہیں: ”اے ابنِ آدم! تُو کتنا مجبور ہے! مجھ سے مانگتا ہے تو میں عطا نہیں کرتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تیرے حق میں کیا بہتر ہے، پھر جب تو مجھ سے مانگنے میں اِصْرار کرتا ہے تو میں تجھ پر رحم و کرم کی نظر فرماتا ہوں اور تیری مانگی ہوئی شے تجھے عطا فرما دیتا ہوں، پھر جب تو میری عطا کردہ شے پا کر

(1) تنبیہ المغترّین، ص ۱۷۲

(2) الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر ۔۔۔ الخ، ۱/۲۷

میری نافرمانی کرنے لگتا ہے تو میں تجھے ذلیل و رُسوا کر دیتا ہوں۔ میں کس قدر تیری بہتری چاہتا ہوں اور تو میری کتنی نافرمانیاں کرتا ہے! قریب ہے کہ میں تجھ سے ایسا ناراض ہو جاؤں کہ اس کے بعد کبھی راضی نہ ہوں۔" اس کے بعد مزید ایک فرمانِ عالیشان کچھ یوں نَقْل فرماتے ہیں: اے میرے بندے! تُو کب تک میری نافرمانی کرتا رہے گا حالانکہ میں نے تجھے اپنا رِزْق کھلایا اور تجھ پر احسان کیا، کیا میں نے تجھے اپنے دَستِ قُدرَت سے پیدا نہیں فرمایا؟ کیا میں نے تجھ میں روح نہیں پھونکی؟ کیا تو نہیں جانتا کہ میں اپنی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ کیسا مُعاملہ فرماتا ہوں اور اپنی نافرمانی کرنے والوں کی کیسی گرِفْت فرماتا ہوں؟ کیا تجھے حَیا نہیں آتی کہ مَصائِب میں مجھے یاد کرتا ہے مگر خوش حالی میں بھول جاتا ہے؟ نفسانی خواہشات نے تیری چَشْمِ بصیرت کو اندھا کر دیا ہے تو کب تک سُستی کرے گا؟ اگر تو اپنے گناہ سے توبہ کرے گا تو میں تجھے اپنی امان دوں گا، ایسے گھر کو چھوڑ دے جس کی صفائی (حقیقت میں) مَیلا پَن اور اُمّیدیں جھوٹی ہیں۔ تو نے میرے قُرب کو گھٹیا شے کے عِوَض بیچ دیا حالانکہ میرا کوئی شریک نہیں، تیرے پاس اس وقت کیا جواب ہو گا جب تیرے اعضاء تیرے خِلاف گواہی دیں گے جسے تو سنے گا اور دیکھے گا۔[1]

[1] بحر الدموع، مقدمة المؤلف، ص ۱۴

گناہ نفاق کی علامت ہیں

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان نورُ الْعِرفان صَفْحَہ 318 پر فرماتے ہیں: جس کو گناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری، سمجھو اُس کے دل میں نِفاق ہے، رب تعالیٰ محفوظ رکھے۔ (1)

گناہ بھلایا نہیں جاتا

پیارے اسلامی بھائیو! کیا اب بھی گناہوں سے باز نہ آئیں گے؟ کیا اب بھی نیکی کی دعوت پر لَبَّیْك کہتے ہوئے بارگاہِ خُداوندی میں حاضر نہ ہوں گے؟ یاد رکھئے! آپ کی ہر نیکی اور گناہ لکھا جارہا ہے، روزِ قیامت آپ اپنے نامۂ اعمال میں کوئی نیکی زیادہ پائیں گے نہ کوئی گناہ کم، لہٰذا اس فانی زِنْدَگی میں ہمیشگی کی زِنْدَگی کے لیے زیادہ سے زیادہ زادِ راہ اکٹھا فرمالیجئے۔ ورنہ یاد رکھئے اُس دن پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ کیونکہ دوعالَم کے مالِک و مختار باذنِ پروردگار، مَکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: نیکی پُرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا، جزا دینے والا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کبھی فنا نہ ہو گا، لہٰذا جو چاہے کرو (مگر یاد رکھو!) جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ (2)

---

(1) نور العرفان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۸۱، ص ۳۱۸

(2) مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/ ۱۸۹، حدیث: ۲۰۴۳۰

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل

حضرت سَیِّدُنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ مُحْتَشَم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرَت نشان ہے:"جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو عطا فرماتا ہے اور وہ اپنے گُناہ پر قائم ہے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈِھیل ہے۔" پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ مُقدّسہ تِلاوت فرمائی:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ۝۴۴ (پ۷، الانعام: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے بُھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئی تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔(1)

گُناہوں کو اچھا سمجھنا کفر ہے

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنّان نُورُ الْعِرفان میں اِس آیتِ مبارکہ کے تَحْت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ تمام عذابوں میں سخت تر

(1) مسند احمد، ٦/ ١٢٢، حدیث: ١٧٣١٣

عذاب دل کی سَخْتی ہے جس سے تعلیمِ نبی اثر نہ کرے۔ اِس (آیتِ مبارکہ) سے معلوم ہوا کہ گناہ و مَعاصی کے باوُجود دنیاوی راحتیں ملنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غَضَب اور عذاب ہے کہ اس سے انسان اور زیادہ غافِل ہو کر گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے۔ بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں یہ کُفْر ہے۔ (یعنی گناہ کو گناہ تسلیم کرنا فرض ہے اِس کو جان بوجھ کر اچھا کہنا یا اچھا سمجھنا کفر ہے) یہ بھی معلوم ہوا کہ نیک کار (یعنی نیک بندوں) پر تکالیف آنا رَحمتِ الٰہی کا ذَرِیْعہ ہے کہ اس سے اس صالِح (یعنی نیک بندے) کے دَرَجات بُلند ہوتے ہیں۔ (1)

چار عِبْرَت ناک واقعات

شَیخ الاسلام، شہابُ الدین امام احمد بن حجر ہَیْتَمی مَکّی شافِعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی (متوفی ۹۷۴ھ) نے گناہوں کی حقیقت کے مُتَعَلِّق "اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر" نامی ایک کتاب لکھی ہے، جس کا ترجمہ بنام **جہنّم میں لے جانے والے اعمال** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ گناہوں کے مُتَعَلِّق مزید جاننے کے لیے دو جلدوں پر مشتمل اس کتاب کا مطالعہ ضَرور کیجئے۔ عِبْرَت کے لیے اس کتاب کی جلد اول (کے صفحہ 69 تا 70) سے گناہوں کی وجہ سے ہونے والے عذاب پر مشتمل چار عِبْرَت ناک واقعات پیشِ خدمت ہیں:

(1) نورُ العرفان، پ۹، الانعام، تحت الآیۃ: ۴۴، ص ۲۱۰

پہلا واقعہ

حضرت سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں چاند کی ابتدائی راتوں میں قبرستان کے پاس سے گزرا تو میں نے ایک شخص کو قَبْر سے نکلتے ہوئے دیکھا وہ زنجیر کھینچ رہا تھا پھر میں نے دیکھا کہ ایک اور شخص اس زنجیر کو پکڑے ہوئے ہے اس دوسرے نے باہَر نکلنے والے شخص کو اپنی طرف کھینچا اور اسے قبر میں لوٹا دیا، پھر میں نے اسے اس مُردے کو مارتے ہوئے دیکھا اور مُردہ کہہ رہا تھا: کیا میں نماز نہیں پڑھتا تھا؟ کیا میں جنابت سے غسل نہیں کرتا تھا؟ کیا میں روزے نہیں رکھتا تھا؟ تو اس مارنے والے نے جواب دیا: ہاں! کیوں نہیں (تُو واقعی یہ کام تو کرتا تھا) مگر جب تُو تنہائی میں گناہ کیا کرتا تھا تو اس وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا تھا۔

دوسرا واقعہ

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم تَیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں موت اور (مرنے کے بعد ہڈیوں کی) بوسیدگی کو یاد کرنے کے لئے کثرت سے قبرستان میں آتا جاتا تھا، ایک رات میں قبرستان میں تھا کہ مجھ پر نیند غالب آگئی اور میں سو گیا تو میں نے خواب میں ایک کھلی ہوئی قَبْر دیکھی اور ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا: یہ

زنجیر پکڑو اور اس کے منہ میں داخِل کر کے اس کی شرمگاہ سے نکالو۔تو وہ مُردہ کہنے لگا: یارب عَزَّوَجَلَّ! کیا میں قرآن نہیں پڑھا کرتا تھا؟ کیا میں تیرے حرمت والے گھر کا حج نہیں کرتا تھا؟ پھر وہ اسی طرح ایک کے بعد دوسری نیکی گنوانے لگا تو میں نے ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا: تو لوگوں کے سامنے یہ اعمال کیا کرتا تھا لیکن جب تُو تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذریعے مجھ سے اعلانِ جنگ کرتا اور مجھ سے نہیں ڈرتا تھا۔

تیسرا واقعہ

حضرت سَیِّدُنا **عبداللّٰہ** بن مَدِینی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ہمارا ایک دوست تھا اس نے ہمیں بتایا کہ میں اپنی زمین کی طرف جارہا تھا کہ راستے میں نمازِ مَغْرِب کا وقت ہو گیا تو میں قریب کے ایک قبرستان کے پاس آیا اور نمازِ مغرب ادا کر کے ابھی وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے قبرستان کی طرف سے رونے کی ایک آواز سنی۔ جس قبر سے رونے کی آواز آرہی تھی میں اس کے قریب آیا تو سنا کہ وہ مُردہ کہہ رہا تھا: آہ! **بیشک میں روزے رکھا کرتا اور نماز پڑھا کرتا تھا**۔یہ سن کر مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی تو میں نے قریب کے لوگوں کو بلایا تو انہوں نے بھی وہ باتیں سنیں، اس کے بعد میں اپنی زمین کی طرف چلا گیا اور جب دوسرے دن واپس آکر اسی جگہ نماز پڑھی۔ پھر غروبِ آفتاب کے انتظار میں وہیں ٹھہرا رہا، پھر نمازِ مغرب

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ادا کر کے قَبْر کی جانب کان لگا کر سنا کہ وہ مردہ روتے ہوئے کہہ رہا ہے: آہ! میں نماز پڑھا کرتا تھا، میں روزے رکھا کرتا تھا۔ اس کے بعد میں اپنے گھر لوٹ آیا اور دو مہینے مسلسل بخار میں تپتا رہا۔

چوتھا واقعہ

(حضرت سَیِّدُنا ابن حجر ہَیْتَمی مَکّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:) اسی طرح کا ایک واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا تھا، ہوا یوں کہ جب میں چھوٹا تھا تو پابندی سے اپنے والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی قَبْر پر حاضِری دیا کرتا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضانُ المبارک میں نمازِ فجر کے فوراً بعد قبرستان گیا، غالباً وہ رمضان کا آخری عشرہ بلکہ شبِ قدر تھی، اس وقت قبرستان میں میرے علاوہ کوئی نہ تھا بہَر حال ابھی میں نے اپنے والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی قبر کے قریب بیٹھ کر قرآنِ پاک کا کچھ حِصّہ ہی پڑھا تھا کہ اچانک شدید آہ وبُکا اور رونے دھونے کی آواز سنی، رونے والا بار بار "آہ! آہ! آہ!" کہہ رہا تھا، چونے سے تیار شدہ چمکدار سفید قبر سے نکلنے والی اس آواز نے مجھے گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تو میں قراءَت چھوڑ کر وہ آواز سننے لگا۔ میں نے قَبْر کے اندر سے عذاب کی آواز سنی، عذاب میں مبتلا شخص اس طرح آہ وزاری کر رہا تھا جسے سننے سے دل میں قَلَق (بے قراری) اور گھبراہٹ پیدا ہو رہی تھی، میں کچھ دیر تک وہ آواز سنتا رہا پھر

جب دن خوب روشن ہو گیا تو وہ آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔ پھر جب ایک شخص میرے قریب سے گزرا تو میں نے اس سے پوچھا: یہ کس کی قَبْر ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ فُلاں کی قبر ہے۔ میں نے اس شخص کو بَچْپَن میں دیکھا تھا، یہ کثرت سے مَسْجِد آتا جاتا، نمازوں کو اپنے اوقات میں ادا کرتا اور بے جا گفتگو سے پرہیز کیا کرتا تھا، میں نے چونکہ اسے دیکھا ہوا تھا، لہٰذا اسے پہچان گیا، لیکن اس شخص کی اس موجودہ حالت نے مجھ پر بَہُت گہرا اثر ڈالا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ اس نے زِنْدَگی میں اعمالِ صالحہ کو مَحْض اپنا ظاہِری لبادہ بنا رکھا تھا، اس کے بعد میں نے اس کے اَحوال کی حقیقت جاننے والوں سے اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو لوگوں نے مجھے بتایا: وہ سُود کھایا کرتا تھا اور ایک تاجِر تھا، جب بوڑھا ہوا اور اس کے پاس مال کم رہ گیا تو اس کا ظالِم اور خبیث نفس اپنی باقی زِنْدَگی میں اس جَمْع شُدہ پُونجی سے گزارا کرنے پر راضی نہ ہوا اور شیطان نے اس کے دل میں سُود کی مَحبَّت کو آراستہ کیا تاکہ اس کے مال میں کمی نہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ وہ رَمَضان بلکہ شبِ قدر میں بھی اس دردناک عذاب سے دوچار ہے۔ (1)

گناہ خلوت میں ہو یا جلوت میں گناہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا گناہ خَلْوَت میں ہو یا جَلْوَت میں

(1) جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۱/ ۶۹ تا ۷۰

(یعنی تنہائی میں یاسب کے سامنے)، گناہ ہی ہوتا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی نافرمانی کرنے والے بندوں پر سخت غضب فرماتا ہے۔ غور فرمایئے! یہ وہ لوگ تھے جو ظاہری طور پر تو نیک تھے مگر چھپ کر گناہ کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ عَلَی الْاِعلان گناہ کرتے پھرتے ہیں اور ذرا نہیں شرماتے، ہمارا کیا بنے گا؟

آہ! ذرا سوچئے تو سہی! اگر یُونہی گناہ کرتے کرتے قبر میں اتر گئے اور ہم پر عذاب مُسَلَّط کر دیا گیا تو ہم کیا کریں گے؟ اگر سانپ بچھوؤں نے کَفَن پھاڑ کر ہمارے جسم پر قبضہ جما لیا تو کہاں جائیں گے؟ قبر کی دیواریں ملنے سے ہماری پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو گئیں تو کیسی شدید تکلیف ہو گی؟ ایک پتھر کی چوٹ تو برداشت ہوتی نہیں اگر فرشتوں نے ہتھوڑے برسانے شروع کر دیئے تو ان نازُک ہڈیوں کا کیا بنے گا؟ گناہوں کے سبب رب عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صُورَت میں ہونے والے ان عذابات کو ذرا تَصَوُّر میں تو لایئے... اور پھر فیصلہ کیجئے کہ ہمارا گناہوں سے بچنا آسان ہے یا ان عذابات کو سہنا۔۔! یقیناً ہم میں سے کوئی بھی ان عذابوں کی تاب نہیں رکھتا تو آیئے ابھی وقت ہے توبہ کر لیجئے خود کو گناہوں سے بچاتے ہوئے رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ایامِ زِیست (زِندَگی کے ایام) بَسَر کیجئے کہ اسی میں کامیابی ہے۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا ابن حجر ہیتمی مکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی حضرت سَیِّدُنا ابن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک فرمان کچھ یوں نقل فرماتے ہیں: اے گناہ گار! تُو گناہ کے انجامِ بد سے کیوں بے خوف ہے؟ حالانکہ گناہ کی طَلَب میں رہنا گناہ کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے، تیرا دائیں، بائیں جانب کے فرشتوں سے حَیا نہ کرنا اور گناہ پر قائم رہنا بھی بہت بڑا گناہ ہے یعنی توبہ کئے بغیر تیرا گناہ پر قائم رہنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے، تیرا گناہ کر لینے پر خوش ہونا اور قہقہہ لگانا اس سے بھی بڑا گناہ ہے حالانکہ تُو نہیں جانتا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیرے ساتھ کیا سُلوک فرمانے والا ہے؟ اور تیرا گناہ میں ناکامی پر غمگین ہونا اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ گناہ کرتے ہوئے تیز ہوا سے دروازے کا پردہ اٹھ جائے تو تُو ڈر جاتا ہے مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اس نظر سے نہیں ڈرتا جو وہ تجھ پر رکھتا ہے تیرا یہ عَمَل اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔(1)

بنی اسرائیل پر مختلف عذابوں کا سبب

مروی ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی: کیا بنی اسرائیل نے اپنا دین چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے انہیں مختلف قسم کے دردناک عذابوں میں مبتلا کیا گیا مثلاً ان کی صورتیں بگاڑ کر انہیں بندر وخنزیر بنا دیا گیا اور اپنے آپ کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ جب انہیں کسی چیز کا حکم دیا جاتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کسی کام

(1) الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔۔الخ، ۱/۲۷

سے روکا جاتا تو (انجام کی پرواکئے بغیر) اسے کر گزرتے یہاں تک کہ وہ اپنے دین سے اس طرح نکل گئے جیسے آدمی اپنی قمیص سے نکل جاتا ہے۔[1]

دعوتِ اسلامی اور گناہوں کے خلاف جنگ

معلوم ہوا! گناہوں کے سَبَب ایمان برباد ہو سکتا ہے اور یقیناً ایک مسلمان کے لئے ایمان کے چِھن جانے سے بڑی کوئی بربادی ہو ہی نہیں سکتی، لہٰذا فوراً گناہوں سے توبہ کر کے قرآن و سنت کے احکامات پر عمل کو اپنا معمول بنالیجئے۔ اپنے آپ کو اور اپنے دوست احباب و دیگر رشتہ داروں کو گناہوں سے بچانے کے لیے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول کو اپنالیجئے۔ کیونکہ پندرھویں صدی کی عظیم عِلْمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زیرِ سرپرستی دعوتِ اسلامی نے گناہوں کے خلاف جنگ شروع کر رکھی ہے۔ دعوتِ اسلامی زندگی کے ہر موڑ پر عاشقانِ رسول کو **اللہ** و رسول عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی سے بچنے کا درس دے رہی ہے اور یہ بات ہر مسلمان تک پہنچانے کے لیے اپنی بھرپور کوششیں کر رہی ہے کہ ایک لمحے کا کروڑواں حصّہ بھی جہنّم کا عذاب کوئی برداشت

[1] الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔۔ الخ، ۱/ ۲۶

نہیں کر سکتا، لہٰذا ہر دم گناہوں سے بچنے کی کوشش اور جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخِلے کی فِکر کرنی چاہیے۔

گناہوں کا سبب بننے والی چار صفات

پیارے اسلامی بھائیو! انسان کی اچّھی اور بُری خصلتیں اگرچہ بہُت ہیں مگر ہم یہاں صِرف گناہوں کا تذکرہ کریں گے، لہٰذا گناہوں کے اعتبار سے انسانی اوصاف کا مُطالَعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چار صفات (صفاتِ بہیمیہ، صفاتِ سبعیہ، صفاتِ شیطانیہ اور صفاتِ ربوبیت) گناہوں کی اَصْل اور ان کا سرچشمہ ہیں۔ انہی سے گناہ پیدا ہو کر اعضاء کا رُخ کرتے ہیں۔ بعض گناہ دل کا رخ کرتے ہیں جیسے کفر اور بدعت و نِفاق وغیرہ اور بعض آنکھ، کان، زبان، پیٹ، شرم گاہ، ہاتھ، پاؤں میں سرایت کر جاتے ہیں اور بعض تو پورے جسم پر غالِب آجاتے ہیں۔[1]

گناہوں کی اقسام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اور بندوں کے حُقوق کو سامنے رکھتے ہوئے جب مذکورہ بُری صِفات کے اعتبار سے گناہوں کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان صِفات کی وجہ سے پیدا ہونے والے گناہ بنیادی طور

(1) مختصر منہاج القاصدین، کتاب التوبۃ، فصل فی بیان اقسام الذنوب، ص ۲۵۶

پر دو طرح کے ہوتے ہیں جنہیں ہم گناہِ صغیرہ اور گناہِ کبیرہ کے ناموں سے جانتے ہیں۔ صغیرہ گناہ مختلف نیکی کے کام کرنے مثلاً نماز، روزہ اور حج وغیرہ کی ادائیگی سے مُعاف ہو جاتے ہیں اور یہ عِبادات ان گناہوں کے لیے کَفّارہ بن جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُرسُرور ہے: پانچوں نمازیں اور جُمعہ اگلے جُمعہ تک اور ماہِ رَمَضان اگلے ماہِ رَمَضان تک (ہونے والے) گناہوں کا کَفّارہ ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ (1)

کبیرہ گناہوں کی دو صورتیں ہیں: اگر ان کا تعلّق **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حقوق سے ہو تو سچّی توبہ کرنے سے مُعاف ہو جاتے ہیں اور اگر ان کا تعلّق بندوں کے حقوق سے ہو تو حق کی ادائیگی یا صاحبِ حق کے مُعاف کیے بغیر مُعاف نہیں ہوتے۔ چنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے: نامۂ اعمال تین ہیں:

❁ دِیوَانٌ لَا یَغْفِرُہُ اللّٰہُ: اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ۔ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: **اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ**۔ ایک نامۂ عمل کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہیں بخشے گا یعنی وہ نامۂ عمل جس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا درج ہو گا۔ جیسا

(1) مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الصلوات الخمس.. الخ، ص ۱۴۴، حدیث: ۲۳۳

کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ (پ۵، النسآء:۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے۔

❁ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُكُهُ اللّٰهُ: ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَهُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔ اور ایک نامۂ عَمَل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نہیں چھوڑے گا یعنی وہ نامۂ عمل جس میں بندوں کا ایک دوسرے پر ظُلْم کرنا درج ہو گا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے بدلہ لے لیں۔

❁ وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ: ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ اللّٰهِ، فَذَاكَ اِلَی اللّٰهِ: اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ، وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ۔ اور تیسرے نامۂ عمل کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی پروا نہیں کرے گا یعنی وہ نامۂ عمل جس میں بندوں کا حُقُوقُ اللہ میں زیادتی کرنا درج ہو گا۔ اس کے مُتعلّق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مرضی ہے چاہے تو عذاب دے یا مُعاف کر دے۔(1)

گناہوں کی تعداد

پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں کے صغیرہ وکبیرہ ہونے کے اعتبار سے انکی صحیح تعداد بیان کرنا بہُت مشکل ہے، البتہ! کبیرہ گناہوں کی پہچان حاصل کرنے کیلئے حضرت سَیِّدُنا محمد بن عثمان ذہبی عَلَیْهِ رَحمَةُ اللّٰهِ القَوِی کی کتاب "الکبائر" اور

(1) شعب الایمان، باب فی طاعة اولی الامر، فصل فی ذکر ما ورد من التشدید...الخ، ۶/ ۵۲، حدیث: ۷۴۷۳

حضرت سَیِّدُنا امام ابن حجر ہیتمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی (متوفی ۹۷۴ھ) کی کتاب "اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر" کا مُطالَعہ مُفید ہے کیونکہ ان دونوں کتابوں میں بَہُت سے کبیرہ گناہوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابن حجر ہیتمی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الکافی اپنی کِتاب کے مُقدِّمے میں کبیرہ گناہوں کی مختلف تعریفات ذکر کرنے کے بعد آخر میں حضرت سَیِّدُنا شیخ ابو طالِب مکّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے حوالے سے نَقل فرماتے ہیں کہ کبیرہ گناہ ستّرہ [۱۷] ہیں:

- چار کا تعلق دل سے ہے: (۱) شرک (۲) گناہ پر اصرار (۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوسی اور (۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف رہنا۔
- چار کا زبان سے: (۱) زنا کی تہمت لگانا (۲) جھوٹی گواہی دینا اور (۳) جادو کرنا۔ جادو ہر اس کلام کو کہتے ہیں جو انسان یا اسکے بدن کے کسی حصہ (کی حالت) کو بدل دے (۴) جھوٹی قسم اٹھانا۔ اس سے مُراد وہ قسم ہے جس کے ذریعے کسی کا حق باطل کیا جائے یا کسی باطل کو ثابت کیا جائے۔
- تین کا پیٹ سے: (۱) یتیم کا مال ظلماً کھانا (۲) سود کھانا (۳) ہر نشہ آور چیز پینا۔
- دو کا شرم گاہ سے: (۱) زنا اور (۲) لواطت۔
- دو کا ہاتھوں سے: (۱) قتل کرنا اور (۲) چوری کرنا۔
- ایک کا پاؤں سے: وہ جہاد سے فرار ہونا ہے۔

❀ اور ایک گناہِ کبیرہ کا تعلّق پورے جسم سے ہے: وہ والدین کی نافرمانی کرنا ہے۔[1]

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جُرم ہے
ناتُواں کے سر پر اتنا بوجھ بھاری واہ واہ[2]

گناہوں کا انجام

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا شیخ ابو طالِب مکّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی قُوْتُ الْقُلُوب میں فرماتے ہیں: زیادہ تر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گناہ ہی دوزخ میں داخِلے کا باعث ہوں گے جو (حقوقُ العِباد تَلَف کرنے کے سبب) انسان پر ڈال دیئے جائیں گے۔ نیز بے شمار افراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصِل کر کے جنّت میں داخِل ہوں گے۔[3] ظاہر ہے دوسروں کی نیکیاں حاصِل کرنے والے وُہی ہوں گے جن کی دنیا میں دِل آزاریاں اور حق تلفیاں ہوئی ہوں گی۔ یوں بروزِ قیامت مظلوم اور دُکھیارے فائدے میں رہیں گے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 300 صَفحات پر مشتمل کتاب **آنسوؤں کا دریا** صَفْحَہ 48 پر حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کب تک (نیک) اعمال میں سستی کرو گے؟ اور کب تک

---

[1] الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، ۱/ ۲۴

[2] حدائقِ بخشش، ص ۱۳۴

[3] قُوتُ القُلوب، الفصل السابع والثلاثون فی شرح الکبائر... الخ، ۲/ ۲۵۳

جھوٹی خواہشات کی تکمیل کی حِرص رکھوگے ؟ تم مہلت سے دھوکا کھاتے ہو اور موت کے حملے کو یاد نہیں کرتے ہو، جسے تم نے جَنا ہے (یعنی اولاد) وہ مٹی کے لئے ہے اور جو کچھ تعمیر کیا ہے (یعنی مکان وغیرہ) وہ ویران ہونے کے لئے ہے اور جو کچھ تم نے جمع کیا ہے (یعنی مال ودولت) وہ خَتم ہونے کے لئے ہے اور تمہارے عَمل قیامت کے دن کے لئے ایک اعمال نامے میں محفوظ ہیں۔

وَلَوْ اَنَّا اِذَا مُتْنَا تُرِكْنَا لَـكَانَ الْمَوْتُ رَاحَةَ كُلِّ حَيّ
وَلٰكِنَّا اِذَا مُتْنَا بُعِثْنَا وَنُسْئَلُ بَعْدَهَا عَنْ كُلِّ شَيْئ

ترجمہ:(۱) اگر ہم مرنے کے بعد(یونہی) چھوڑ دیئے جائیں تو پھر موت ہر زندہ کیلئے راحت بن جائے۔ (۲) مگر جب ہم مریں گے تودوبارہ اٹھائے جائیں گے اور اسکے بعد ہر شے کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔[1]

گناہوں کے دس نقصان

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان سے ہر گز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ ترجمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو

[1] بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیة، ص ۳۰

فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس

(پ۸، الانعام: ۱۶۰) کے برابر۔

کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس بُری خَصلتیں لے کر آتا ہے: (۱)جب بندہ گناہ کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو غَضَب دلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔(۲)وہ(یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خوش کرتا ہے۔(۳)جنّت سے دُور ہوجاتا ہے۔(۴) جہنّم کے قریب آجاتا ہے۔(۵)وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔(۶) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔(۷)اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کراماً کاتبین کو ایذا دیتا ہے۔(۸) وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو روضہ مبارکہ میں رنجیدہ کردیتا ہے۔(۹)زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔(۱۰)وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔[1]

بُرے خاتِمے کا سَبَب

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اور حضرتِ سَیِّدُنا شیبان راعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی دونوں ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی ساری رات روتے رہے۔ سَیِّدُنا شیبان راعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی

[1] بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیۃ، ص ۳۰

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

نے سَبَبِ گِریہ دریافت کیا تو فرمایا: مجھے بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے۔ آہ! میں نے ایک شیخ سے 40 سال عِلْم حاصِل کیا۔ اُس نے 60 سال تک مسجِدُ الحرام میں عبادت کی مگر اس کا خاتمہ کُفْر پر ہوا۔ سَیِّدُنا شیبان راعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا: اے سُفیان! وہ اس کے گناہوں کی شامَت تھی آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہر گز مَت کرنا۔(1)

گناہوں کی خوفناک شکلیں

حُجَّۃُ الْاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: اگر تم نورِ بصیرت سے اپنے باطن کو دیکھو تو وہ طرح طرح کے درندوں کے گھیرے میں ہے، مثلاً غصّہ ، شَہوَت ، کِینہ، حَسَد، تکبّر، خود پسندی اور ریاکاری وغیرہ۔ اگر تم (گناہوں کے نظر نہ آنے والے) ان درندوں سے لمحہ بھر کے لئے بھی غافِل ہو (کر گناہ کرتے ہو) تو یہ درندے تمہیں کاٹتے اور نوچتے ہیں اگرچہ فی الحال (تمہیں اس کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور) وہ تمہیں نظر (بھی) نہیں آرہے مگر مرنے کے بعد قَبْر میں پردہ اٹھ جائے گا اور تم ان درندوں کو دیکھ لوگے۔ہاں ہاں! تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے کہ گناہوں نے بچھوؤں اور سانپوں وغیرہ کی شکلوں میں قَبْر میں تمہیں گھیر رکھا ہے۔یقین مانو! یہ بُری خصلتیں درحقیقت خوفناک درندے ہی ہیں جو اس وقت بھی

(1) سبع سنابل، ص ۳۴

تمہارے پاس موجود ہیں لیکن ان کی بھیانک شکلیں تمہیں قَبْر میں نظر آئیں گی۔ ان درندوں کو اپنی موت سے پہلے ہی مار ڈالو یعنی گناہ چھوڑ دو، اگر نہیں چھوڑتے تو اچھّی طرح جان لو کہ وہ گناہوں کے درندے اس وقت بھی تمہارے دل کو کاٹ اور نوچ رہے ہیں اگرچہ تمہیں فی الحال تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔[1]

گناہوں کے دنیاوی نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے آخرت کا نقصان اور عذابِ جہنّم کی سزاؤں اور قَبْر میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہونا تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھئے! گناہوں کی نُحوسَت سے آدمی کو دنیا میں بھی طرح طرح کے نقصان پہنچتے رہتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: (۱)روزی کم ہو جانا(۲)بلاؤں کا ہجوم (۳)عُمر گھٹ جانا(۴)دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صِحَّت خراب ہو جانا(۵)عِبادتوں سے محروم ہو جانا(۶)عقل میں فتور پیدا ہو جانا(۷)لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جانا(۸)کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا(۹)نعمتوں کا چھن جانا(۱۰)ہر وقت دل کا پریشان رہنا (۱۱)اچانک لاعلاج بیماریوں میں مُبتَلا ہو جانا(۱۲) **اللہ تعالٰی**، اس کے فرشتوں، نبیوں اور نیک بندوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا (۱۳)چہرے سے ایمان کا نور

---

[1] احیاءُ العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابۃ والتابعین.. الخ، ۴/ ۲۳۳ملخّصاً

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا(۱۴)شرم و غیرت کا جاتا رہنا۔(۱۵)ہر طرف سے ذِلّتوں، رُسوائیوں اور ناکامیوں کا ہُجوم ہو جانا(۱۶)مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا وغیرہ وغیرہ گناہوں کی نُحوسَت سے بڑے بڑے دنیاوی نقصان ہوا کرتے ہیں۔[1]

حقیقت میں کامیاب کون؟

افسوس صد کروڑ افسوس! آج کثیر مسلمان جھوٹ، غیبت، تُہمت، خِیانت، زِنا، شراب، جُوا، فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے وغیرہ سننے کے گناہ بے باکانہ کئے جارہے ہیں، اکثر مسلمان عورَتوں نے مَردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حَیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دیدہ زیب ساڑھیوں، نیم عُریاں غَراروں اور مَردانہ وَضع کے لباسوں وغیرہ کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخِرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ خدا کی قسم! موجودہ رَوِش میں نہ ترقّی ہے نہ کامیابی۔ ترقّی اور کامیابی صِرف وصِرف اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اِس مختصر ترین زندَگی کو سنّتوں کے مطابِق گزار کر ایمان سلامت لئے قبر میں جانے اور جہنّم کے ہولناک عذاب سے بچ کر جنّتُ الْفِردوس پانے میں ہے۔ چنانچِہ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی

[1] جنتی زیور، ص ۱۴۳

آیت نمبر 185 میں ارشادِ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ (پ۴، اٰل عمران: ۱۸۵) ترجمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچاکر جنّت میں داخِل کیا گیا وہ مُراد کو پہنچا۔

گناہوں کا علاج

گناہوں کے چھ علاج

حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدھَم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الاَکرَم کی خدمتِ سراپا عَظمت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور عرض کی: یاسیِّدی! مجھ سے بَہُت گناہ سرزد ہوتے ہیں، برائے کرم! گناہوں کا عِلاج تجویز فرما دیجئے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اسے یہ چھ نصیحتیں فرمائیں:

پہلی نصیحت یہ فرمائی: جب گناہ کرنے کا پکّا ارادہ ہو جائے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا رِزق کھانا چھوڑ دو۔ اُس شخص نے حیرت سے عَرض کی: حضرت! آپ کیسی نصیحت فرما رہے ہیں! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ رَزّاق عَزَّوَجَلَّ وُہی ہے، میں اُس کی روزی چھوڑ کر بھلا کس کی روزی کھاؤں گا! فرمایا: دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ جس پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی روزی کھاؤ اُسی کی نافرمانی بھی کرو!

پھر **دوسری نصیحت** فرمائی: جب بھی گناہ کا ارادہ ہو جائے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مُلک سے باہَر نکل جاؤ۔ عَرض کی: حُضُور! یہ بھی کیسے ہو سکتا ہے! مشرِق، مغرِب،

شِمال، جُنُوب، دائیں، بائیں، اوپر، نیچے اَلغَرَض جِدھر جاؤں اُدھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا مُلک پاؤں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُلک سے باہَر کس طرح جاؤں! فرمایا: دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُلک میں بھی رہو اور پھر اُس کی نافرمانی بھی کرو۔

تیسری نصیحت یہ ارشاد فرمائی: جب پختہ ارادہ ہو جائے کہ بس اب گناہ کر ہی ڈالنا ہے تو اپنے آپ کو اتنا چُھپالو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ نہ سکے۔ عَرض کی: حُضُور! یہ کیونکر ممکن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ نہ سکے، وہ تو دلوں کے اَحوال سے بھی باخبر ہے۔ فرمایا: دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سَمیع وبَصیر (یعنی سننے والا اور دیکھنے والا) بھی تسلیم کرتے ہو اور یہ بھی یقین کے ساتھ کہہ رہے ہو کہ ہر لمحے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے مگر پھر بھی گناہ کئے جارہے ہو۔

چوتھی نصیحت یہ ارشاد فرمائی: جب مَلَکُ الْمَوْت سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تمہاری رُوح قبض کرنے کیلئے تشریف لائیں تو اُن سے کہہ دینا، تھوڑی سی مُہلَت (مُہ۔لَت) دے دیجئے تاکہ میں توبہ کرلوں۔ عرض کی: حُضُور! میری کیا اَوقات اور میری سُنے کون؟ موت کا وقت مقرّر ہے اور مجھے ایک لمحہ بھی مُہلَت نہیں مل سکے گی فوراً میری رُوح قبض کرلی جائیگی۔ فرمایا: جب تم یہ جانتے ہو کہ میں بے اختیار ہوں اور توبہ کی مُہلَت حاصِل نہیں کرسکتا تو فی الحال ملے ہوئے لمحات کو غنیمت جانتے ہوئے مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کی تشریف آوری سے پہلے

پہلے توبہ کیوں نہیں کر لیتے؟

پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **پانچویں نصیحت** یہ فرمائی: جب تمہاری موت واقع ہو جائے اور قَبْر میں مُنکَر نَکِیر تشریف لے آئیں تو اُنکو قَبْر سے ہٹا دینا۔ عرض کی: سرکار! یہ کیا فرما رہے ہیں! میں انہیں کیسے ہٹا سکوں گا! مجھ میں اتنی طاقت کہاں! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم نَکِیرَین (نَ۔کِی۔رَین) کو ہٹا نہیں سکتے تو اُنکے سُوالات کے جَوابات کی تیّاری ابھی سے کیوں نہیں کر لیتے؟

چھٹی اور آخِری نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اگر قِیامت کے دن تمہیں جہنّم کا حکم سنایا جائے تو کہہ دینا: "نہیں جاتا۔" عرض کی: حُضُور! وہاں تو گناہ گاروں کو گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ فرمایا: جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی روزی کھانے سے بھی باز نہیں آسکتے، اُس کے مُلک سے باہَر بھی نہیں نکل سکتے، اُس سے نظر بھی نہیں بچا سکتے، مُنکَر نکِیر کو بھی نہیں ہٹا سکتے اور اگر جہنّم کا حکم سنا دیا جائے تو اُسے بھی نہیں ٹال سکتے تو پھر گناہ کرنا ہی کیوں نہیں چھوڑ دیتے! اُس شخص پر سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدھم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے تجویز کردہ گُناہوں کے عِلاج کے ان چھ نصیحت آموز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں نے بَہُت اثر کیا، زار و قِطار روتے ہوئے اُس نے اپنے تمام گناہوں سے سچّی توبہ کر لی اور مرتے دم تک توبہ پر قائم رہا۔[1]

[1] نیکی کی دعوت، ص۳۰۷ بحوالہ تذکرۃ الاولیاء، ص۱۰۰ ملخّصاً

مبلغین کیلئے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین مسلمانوں کے گناہوں کے سَبَب ہونے والے ہولناک عذاب کے مُتَعَلِّق غور کر کے ان پر رحم کرتے، ان کیلئے غمگین ہوتے اور ان کی اِصلاح کیلئے کُڑھتے تھے۔ ہمیں بھی مسلمانوں کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہیئے، ان کی اصلاح کیلئے ہر دم کوشاں رہنا چاہیئے اوراس میں حوصلہ بڑا رکھنا اور حِکمتِ عَمَلی سے کام لینا چاہیئے۔ اس ضِمن میں ہمیں ڈاکٹر کے طریقِ کار سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے جیسا کہ کڑوی دوااور انجکشن وغیرہ کے سَبَب مریض اگرڈاکٹر سے کتراتا بھی ہے تب بھی ڈاکٹر اس سے نفرت نہیں بلکہ پیار ہی سے پیش آتا ہے۔ اسی طرح گناہوں کا مریض چاہے ہمارا مذاق اڑائے، خواہ ہم پر پھبتیاں کسے ہمیں بھی ہمت نہیں ہارنی چاہیئے، اگر ہم پَیہَم سَعی کرتے رہیں گے اور میدانِ عَمَل سے بھاگنے والوں کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کے عادی بنانے میں کامیاب ہوجائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کے مریض ضَرور شِفایاب ہوتے چلے جائیں گے۔ مگر اس مَدَنی مقصد کے پیشِ نظر "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔" ہمیشہ یاد رکھئے کہ دوسروں کی اصلاح میں مگن ہوکر اپنی اصلاح سے کبھی غافل نہ ہوں۔ چنانچہ جب حضرت سَیِّدُنا ربیع

بِن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے عرض کی جاتی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جواباً ارشاد فرماتے: ابھی تو مجھے خود اپنی اِصلاح کی ضَرورت ہے پھر میں لوگوں کو کیسے نصیحت کروں؟ انہیں کیسے ان کے گناہوں پر ملامت کروں؟ بے شک لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دوسروں کے گناہوں کے بارے میں توڈرتے ہیں لیکن اپنے گناہوں کے بارے میں اس سے بے خوف ہیں۔[1]

خوفِ گناہ ہو تو ایسا!

پیارے اسلامی بھائیو! آہ! جہنّم کا خوفناک عذاب!! گناہوں سے کَنارہ کشی نہایت ہی ضَروری ہے ورنہ سخت سخت آزمائش کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ہمیں اپنے گناہوں پر ندامت ہونی اور اس کی وجہ سے دَہشَت کھانی چاہئے۔ کاش! نصیب ہو جائے! اِس ضِمن میں ایک حِکایت پڑھئے اور تڑپئے: ایک مرتبہ عابِدین (عبادت گزاروں) کا ایک قافِلہ جس میں حضرتِ سَیِّدُنا عَطاء رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بھی موجود تھے سفر پر چلا، کثرتِ عبادت کے سبب اُن عابِدین کی آنکھیں اندر کی طرف ہو گئی تھیں، پاؤں سوج گئے تھے اور خربوزے کے چھلکوں کی طرح کمزور ہو گئے تھے، محسوس ہوتا تھا گویا ابھی ابھی قبروں سے نکل کر آئے ہیں، راہ میں

---

[1] عیون الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ عشرۃ مع الزھاد الاوائل، ص۳۱ ملخّصاً

ایک عابِد بے ہوش ہو گئے اور سَخت سردی کے باوُجُود اُن کے سر سے بَسَبَبِ دَہشت پسینہ ٹپکنے لگا، ہوش آنے کے بعد لوگوں کے اِسْتِفسار پر بتایا: جب میں اس جگہ سے گزرا تو مجھے یاد آیا کہ فُلاں روز اِس مَقام پر میں نے گناہ کیا تھا، اِس خیال سے میرے دل میں حسابِ آخِرت کی دَہشَت طاری ہو گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ (1)

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جُرم ہے
ناتُواں کے سر پر اتنا بوجھ بھاری واہ واہ (2)

نماز گناہوں سے روکتی ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ (پ۲۱، العنکبوت: ۴۵) ترجمۂ کنزالایمان: بیشک نماز مَنْع کرتی ہے بے حَیائی اور بُری بات سے۔

صَدْرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی عَلَيْهِ رَحمَةُ اللهِ الْهَادِی اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان بُرائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نماز

(1) احیاء العلوم، ۴/ ۲۲۹ ملخّصًا
(2) حدائقِ بخشش، ص ۱۳۴

پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا اِرتِکاب کرتا تھا حُضور سے اس کی شِکایت کی گئی، فرمایا: اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی۔ چنانچہ بہُت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حَیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔ (1)

داڑھی بھی گناہوں سے روکتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! داڑھی اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اتنی پیاری سنّت ہے کہ اس کی برکت سے گناہوں سے بچا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: داڑھی مَرد کو بہُت سے گناہوں سے روکتی ہے کیونکہ داڑھی سے مَرد پر بُزُرگی آجاتی ہے اس کو بُرے کام کرتے ہوئے یہ غیرت ہوتی ہے کہ اگر کوئی دیکھ لے گا تو کہے گا کہ ایسی داڑھی اور تیرے ایسے کام۔ داڑھی کی بھی تجھ کو لاج نہ آئی اس خیال سے وہ بہت سی چھچھوری باتیں اور کُھلَّم کُھلّا بُرے کام سے بچ جاتا ہے یہ آزمائش ہے کہ نماز اور داڑھی بفضلہٖ تعالیٰ برائیوں سے روکتی ہے۔ (2)

---

(1) خزائن العرفان، پ۲۱، العنکبوت، تحت الآیۃ: ۴۵، حاشیہ نمبر ۱۱۰

(2) اسلامی زندگی، ص۹۲

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! داڑھی کی طرح عمامہ شریف بھی گناہوں سے بچنے اور شیطان کو خود سے دُور بھگانے کا ایک یقینی ذریعہ ہے۔ چنانچہ،

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دِین و مِلّت، پَروانۂ شَمعِ رِسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے فتاویٰ رضویہ شریف میں تاریخ مدینہ دمشق کے حوالے سے حضرت سَیِّدُنا میمُون بِن مِہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ایک روایت نقل فرمائی ہے جس میں حضرت سَیِّدُنا میمُون بِن مِہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں (حضرت سَیِّدُنا) سالِم بِن **عبد اللّٰہ** بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی خِدمَت میں حاضِر ہوا تو انہوں نے حدیث اِملاء کرائی پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابو ایوب! کیا تجھے ایسی حدیث کی خبر نہ دوں جو تجھے پسند ہو کہ میری طرف سے روایت کرے اور اسے بیان کرے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو (حضرت سَیِّدُنا) سالِم بِن **عبد اللّٰہ** بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: میں اپنے والد ماجد (حضرت سَیِّدُنا) **عبد اللّٰہ** بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حُضور حاضِر ہوا اور وُہ عمامہ باندھ رہے تھے، جب باندھ چکے میری طرف اِلتِفات کر کے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! فرمایا: اسے دوست رکھو، عِزّت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا۔(1)

(1) فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۱۴ تاریخ مدینہ دمشق، ۳۷/ ۳۵۴

گناہوں سے نجات کے چند مختلف طریقے

(1) حضرت سَیِّدُنا شقیق بلخی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ہم نے پانچ چیزوں کو پانچ میں پایا: (۱) **گناہوں کے عِلاج کو نمازِ چاشت میں** (۲) قَبروں کی روشنی کو تہجّد میں (۳) مُنکَر نکیر کے جوابات کو تلاوتِ قرآن میں (۴) پُل صراط پر سے سلامت گزرنے کو روزہ اور صدقہ و خیرات میں (۵) حشر میں سایۂ عرش پانے کو گوشہ نشینی میں۔[1]

(2) حضرتِ سَیِّدُنا **عبد اللہ** بن عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے رَمضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[2]

(3) حضرتِ سَیِّدُنا **عبد اللہ** بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ سلطانِ ذی شان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مُعتکِف کے متعلق ارشاد فرمایا: **ھُوَ یَعۡکِفُ الذُّنُوۡبَ یُجۡرٰی لَهٗ مِنَ الۡحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الۡحَسَنَاتِ کُلِّهَا**۔ یعنی اِعتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا

---

[1] ملخصاً من شرح الصّدور، باب فتنۃ القبر . . . الخ، فصل فیہ فوائد، ص۱۴۷

[2] مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام رمضان . . . الخ، ۳ / ۴۲۵، حدیث: ۵۱۰۲

ہے اوراس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[1]

4 حَیا بھی گناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ چنانچہ کسی بُزُرگ (بُ۔ زُر۔ گ) نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی (جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ) جب گناہ کرتے ہوئے تجھے آسمان و زمین میں سے کسی سے (شرم وحَیا) نہ آئے تو اپنے آپ کو چوپایوں میں شمار کر۔[2]

5 گُناہوں سے بچنے کی عادت بنانے کے لئے گناہوں سے بچنے کے فضائل، ان کے نُقصانات اور اُخروِی سزاؤں کا مُطالَعہ کرتے رہنا چاہئے۔[3] نیز مختلف تکالیف اور اَذِیَّت دِہ اَشیاء کو دیکھ کر عِبرَت بھی حاصِل کرنی چاہئے کہ مَیں نے جو فُلاں گناہ کیا ہے اگر اُس کی پاداش میں مجھے دنیا ہی میں اِس طرح کی تکلیف (جیسے آگ میں جلنے، سانپ بچھو وغیرہ کے ڈسنے) میں مبتلا کر دیا گیا جو قبر و جہنّم کے عذاب کی تکلیف سے کہیں زِیادہ ہلکی ہے

(1) ابنِ ماجه، کتاب الصيام، باب في ثواب الاعتكاف، ۲/ ۳۶۵، حدیث: ۱۷۸۱

(2) باحیانوجوان، ۵۸

(3) اس کیلئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ نے ایک کتاب "جہنم میں لے جانے والے اعمال" دو جلدوں میں شائع کی ہے جو حضرت سیدنا امام ابن حجر ہیتمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی کتاب "اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر" کا اُردو ترجمہ ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کا مُطالَعہ گناہوں کی پہچان حاصِل کرنے اور ان سے بچنے میں سود مند ثابت ہو گا۔

جسے مَیں برداشت نہیں کر سکتا تو دوزخ کا دَرْدناک عذاب کیوں کر سَہ سکوں گا؟ آہ! آہ! آہ!

گناہوں کی دوا

پیارے اسلامی بھائیو! موت کو گلے لگانے سے پہلے پہلے گناہوں کی بیماری کا علاج کر لیجئے، اگر گناہ کرتے کرتے بِغیر توبہ مر گئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوا تو یقین جانئے کہیں کے نہ رہیں گے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی ادائیں بھی خوب ہوا کرتی ہیں، وہ نیکیاں کرنے کے باوُجُود **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے اور گناہوں کی دوا تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کسی عبادت گزار نوجوان کے ساتھ بَصرہ کی گلیوں بازاروں میں گھوم رہا تھا کہ ہم ایک طبیب کے پاس سے گزرے جو کرسی پر بیٹھا تھا، اس کے سامنے بَہُت سے مرد وعورت اور بچّے ہاتھوں میں پانی سے بھری شیشیاں لئے اپنی بیماری کے علاج کے طلبگار تھے۔ میرے ساتھ جو عبادت گزار نوجوان تھا اُس نے کہا: اے طبیب! کیا آپ کے پاس کوئی ایسی دوا بھی ہے جو گناہوں کو دھو ڈالے اور امراضِ قلب سے شفا دے؟ وہ بولا: ہے۔ نوجوان نے کہا: مجھے عنایت فرما دیجئے۔ اُس نے جواب دیا: گناہوں کی دوا کا نسخہ دس چیزوں پر مشتمل ہے: (1) فقر اور انکِساری کے دَرَخت کی جڑیں

لو۔ پھر (2) اُس میں توبہ کا ہَلِیلَہ (یعنی ہڑنامی دیسی دوا) ملا لو۔ پھر (3) اُسے رِضائے الٰہی کی کَھرل (کَھ۔رَل۔یعنی دوا کُوٹنے کی پتّھر کی کُونڈی) میں ڈالو اور (4) قناعت کے دَستے سے خوب اچّھی طرح پیس لو۔ پھر (5) اُسے تقویٰ و پرہیز گاری کی ہانڈی میں ڈال دو اور (6) ساتھ ہی اُس میں حَیا کا پانی بھی ملا لو۔ پھر (7) اُسے مَحبّتِ الٰہی کی آگ سے جوش دو (8) اِس کے بعد اُسے شکر کے پیالے میں ڈال لو اور (9) اُمّید و رَجا کے پنکھے سے ہَوا دو اور پھر (10) حمد وثَنا کے چمچے سے پی جاؤ۔ اگر تم نے یہ سب کچھ کر لیا تو یہ نسخہ تمہیں دنیا و آخِرت کی ہر بیماری و مصیبت میں نفع پہنچائے گا۔[1]

گناہ مِٹانے کا نسخہ

جب بھی گناہ سرزد ہو جائے تو کوئی نیکی کر لینی چاہئے مثلاً کلمہ طیّبہ یا دُرُود شریف وغیرہ پڑھ لیجئے۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے وصیت فرمائیے۔ سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے کوئی بُرا عمل سرزد ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیک کام کر لینا، یہ نیکی اس بُرائی کو مٹا دے گی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض

[1] المنبہات، ص ۱۱۰

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا: یہ تو افضل ترین نیکی ہے۔[1]

گناہوں سے بچنے کا ایک اور نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ اپنی اصلاح چاہتے ہیں تو جب گناہ کرنے کو جی چاہے موت کے تصور میں گم ہو جانے کی عادت ڈال لیجئے یعنی اس تصور میں کھو جایئے کہ یقینی موت آج بھی آسکتی ہے اور مرنے کے بعد مجھے گھپ اندھیری اور مختصر سی قبر میں اتار کر بند کر دیا جائے گا، میں اگرچہ بظاہر ہل بھی نہیں سکوں گا مگر سب کچھ سمجھ میں آرہا ہو گا! ہائے! اس وقت مجھ پر کیا گزر رہی ہو گی! میرے بچّوں اور جگری دوستوں کو یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ مجھے سب کچھ نظر آرہا ہے پھر بھی اکیلا چھوڑ کر سارے ہی مجھے پیٹھ دیکر چل پڑیں گے، ہائے! ہائے! میری نافرمانیاں! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا تو میرا کیا بنے گا! حضرت علّامہ جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی شرحُ الصّدور میں نقل کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عبید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سرورِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب مُردے کے ساتھ آنے والے لوٹ کر چلتے ہیں تو مُردہ بیٹھ کر ان کے قدموں کی

[1] مسند احمد، ۸/ ۱۱۳، حدیث: ۲۱۵۴۳

آواز سنتا ہے اور قبر سے پہلے کوئی اس کے ساتھ ہم کلام نہیں ہوتا، قبر کہتی ہے: اے ابنِ آدم! کیا تو نے میرے حالات نہ سنے تھے؟ کیا میری تنگی، بدبو، ہولناکی اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تو نے کیا تیّاری کی؟[1]

کب گناہوں سے کَنارا میں کروں گا یاربّ!
نیک کب اے مِرے اللہ! بنوں گا یاربّ!
کب گناہوں کے مَرَض سے میں شفا پاؤں گا
کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یاربّ![2]

گناہوں کے گیارہ علاج

1. **یَاعَفُوُّ:** کثرت کے ساتھ پڑھتے رہنے سے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔
2. **یَامُمِیْتُ:** شہوت بہت تنگ کرتی ہو تو رات کو پڑھتے پڑھتے سویا کریں۔
3. **یَاحَمِیْدُ:** وسوسوں اور بری عادتوں سے نجات پانے کے لئے رات کے وقت اندھیرے میں بالکل تنہا بیٹھ کر 93 بار پڑھیں (کم از کم 45 دن تک)۔
4. **یَامُحْصِی:** سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر سات بار پڑھ لیا کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عبادت میں دل لگے گا۔

[1] شرح الصّدور، باب مخاطبة القبر للميت، ص ۱۱۴

[2] وسائلِ بخشش، ص ۹۰

5 **یَابَاعِثُ:** عبادت میں دل لگنے کے لئے سینے پر ہاتھ رکھ کر سوتے وقت سو بار پڑھئے (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں سے نفرت ہو جائیگی)

6 **یَامُقْسِطُ:** نماز کے بعد سو بار پڑھنے سے وسوسوں اور گندہ ذہنی سے نجات ملنے کے ساتھ ساتھ رنج و غم ختم ہو کر مسرت و شادمانی نصیب ہو گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

7 **یَا قَهَّارُ:** چلتے پھرتے ورد کرتے رہنے سے دنیا کی مَحَبَّت دور ہوتی ہے اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت پیدا ہوتی ہے۔

8 **اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط:** شیطان سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ دس بار پڑھئے۔

9 **یَامَتِیْنُ:** اولاد اگر فسق و فجور میں مبتلا ہو گئی ہو تو دس بار روزانہ پڑھ کر ان پر دم کر دیا کریں۔

10 **یَامُمِیْتُ:** بلا حساب جنّت میں داخلے کیلئے ہر نماز کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر سات بار پڑھ کر سینے پر دم کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُری عادتیں بھی چھوٹیں گی اور عبادت میں بھی دل لگے گا۔

11 **یَابَاطِنُ:** ہر نماز کے بعد سو بار پڑھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وسوسوں اور

گندے خیالات سے چھٹکارا حاصل ہو گا۔[1]

چار گناہوں کی نشاندھی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً ہر محاذ پر ہر قسم کے گناہوں کی روک تھام کے لیے نبرد آزما ہے مگر یہاں صرف چار ایسے گناہوں کی نشاندہی اور ہلاکت خیزی بیان کی جاتی ہے جو مُعاشَرے میں تیزی سے سرایت کر کے ہماری اُخرَوِی و دُنیاوی زِندَگی کی بربادی کا سبب بن رہے ہیں: (۱) حَسَد (۲) چُغلی (۳) شَراب نوشی (۴) بے حَیائی

(1) حَسَد کی نُحُوسَت

حَسَد ایک ایسا خطرناک باطِنی مَرض ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا قتل اسی ''حَسَد'' کی بنا پر ہوا، رُوئے زمین پر سب سے پہلا قاتل قابیل اور سب سے پہلا مقتول ہابیل ہے ''قابیل و ہابیل'' یہ دونوں حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرزَند ہیں۔ ان دونوں کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت حَوّا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے ہر حَمل

1. ہر عمل کے اوّل و آخر ایک بار دُرود شریف ضرور پڑھئے۔ وِرد شروع کرنے سے قبل کسی سنّی عالِم یا قاری صاحِب کو سُنا کر دُرست مَخرَج کے ساتھ پڑھئے، نماز پنجگانہ کی باجماعت پابندی لازِم ہے۔ مَدَنی مشورہ: پریشان حال اسلامی بھائی کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مدَنی قافلے میں سفر کر کے وہاں دعا مانگے اگر خود مجبور ہے مثلاً اسلامی بہن ہے تو کسی اور کو سفر پر بھجوائے۔

میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حَمل کی لڑکی سے نکاح کیا جاتا تھا۔ اس دُستور کے مُطابِق حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے قابیل کا نکاح "لِیُوْذا" سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا مگر قابیل اس پر راضی نہ ہوا کیونکہ "اِقلیما" زیادہ خوبصورت تھی۔ اس لئے وہ اس کا طَلَب گار ہوا۔ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کو سمجھایا کہ اقلیما تیرے ساتھ پیدا ہوئی ہے، اس لیے وہ تیری بہن ہے، اس کے ساتھ تیرا نِکاح نہیں ہو سکتا۔ مگر قابیل اپنی ضِد پر اَڑا رہا۔ بالآخر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ حکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قربانیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش کرو۔ جس کی قربانی مقبول ہو گی وہی اقلیما کا حق دار ہو گا۔

اس زمانے میں قُربانی کی مقبولیّت کی یہ نِشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ اُتر کر اس کو کھالیا کرتی تھی۔ چنانچہ قابیل نے گیہوں کی کچھ بالیں اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دل میں بُغْض و حَسَد پیدا ہو گیا اور اس نے ہابیل کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور ہابیل سے کہہ دیا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ ہابیل نے کہا کہ قربانی قبول کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے اور وہ متقی بندوں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے۔ اگر تو مُتَّقی ہوتا تو ضَرور تیری قربانی قبول ہوتی۔ ساتھ

ہی ہابیل نے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تو میرے قَتْل کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھ پر اپنا ہاتھ نہیں اُٹھاؤں گا کیونکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا اور تیرا گُناہ دونوں تیرے ہی پلّے پڑیں اور تو دوزخی ہو جائے کیونکہ بے انصافوں کی یہی سزا ہے۔ آخر قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا۔ بَوقْتِ قتل ہابیل کی عمر بیس برس کی تھی اور قتل کا یہ حادِثہ مکّہ مکرّمہ میں جَبَلِ ثَور کے پاس یا جَبَلِ حِرا کی گھاٹی میں ہوا اور بعض کا قول ہے کہ بصرہ میں جس جگہ مَسْجِدِ اعظم بنی ہوئی ہے منگل کے دن یہ سانحہ ہوا۔[1] (وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم)

پیارے اسلامی بھائیو! قابیل کے حسد میں گرفتار ہو کر اپنے بھائی کو قتل کرنے سے معلوم ہوا حسد کتنی بری اور خطرناک قلبی بیماری ہے۔ اسی لئے پارہ 30، سورۃُ الفلق کی آخری آیتِ مبارکہ میں حاسِد کے حسد سے پناہ مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ ترجمۂ کنزالایمان: اور حسد والے کے شر سے جب وہ جلے۔ (پ٣٠، الفلق: ٥)

حَسَد کیا ہے؟

کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چھن جانے) کی تمنّا کرنا یا یہ

[1] عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ٨٥ . . . روح البیان، پ٦، المائدۃ: ٢٧ تا ٣٠، ٢/ ٣٧٩

خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام "حَسَد" ہے۔[1] حَسَد کرنے والے کو "حاسِد" اور جس سے حسد کیا جائے اسے "مَحْسُود" کہتے ہیں۔ مثلاً

- کسی کو مالی طور پر خوشحال دیکھ کر جلنا کُڑھنا اور یہ تمنّا کرنا کہ اس کے ہاں چوری یا ڈکیتی ہو جائے یا اس کی دُکان و مکان میں آگ لگ جائے اور یہ کوڑی کَوڑی کا مُحتاج ہو جائے۔
- کسی کو اعلیٰ دینی یا دنیاوی مَنْصَب و مرتبے پر فائز دیکھ کر دل جلانا اور یہ تمنا کرنا کہ اس سے کوئی ایسی غَلَطی سَرزَد ہو کہ یہ مَقام و مرتبہ اس سے چھن جائے اور یہ ذلیل و رُسوا ہو جائے۔
- یہ خواہش رکھنا کہ فُلاں ہمیشہ تنگ دَست ہی رہے کبھی خوشحال نہ ہو۔
- فُلاں کو کبھی کوئی عزّت و مرتبہ نہ ملے وہ ہمیشہ ذِلّت کی چکّی میں ہی پِستا رہے، اِس مذموم خواہش کا نام حَسَد ہے۔

حسد کو حسد کیوں کہتے ہیں؟

"حَسَد" کا لفظ "حَسْدَلْ" سے بنا ہے جس کا معنی چیچڑی (جُوں کے مُشابہ قدرے لمبا کیڑا) ہے، جس طرح چیچڑی انسان کے جِسْم سے لِپَٹ کر اس کا خون پیتی رہتی ہے اسی طرح حَسَد بھی انسان کے دل سے لِپَٹ کر گویا اس کا خون چُوستا رہتا

[1] الحديقة الندية، الخلق الخامس عشر، ١/٦٠٠

ہے اس لئے اسے حَسَد کہتے ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! حَسَد ایک وَبا کی طرح مُعاشَرے میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے، آج کل دوسرے کا کاروبار ٹَھپ کرنے کیلئے بڑی جِدّ وجہد کی جاتی ہے، اُس کے مال کی خواہ مخواہ خرابیاں بیان کرکے اُس دکاندار پر طرح طرح کے اِلزامات ڈالے جاتے ہیں اور یوں حَسَد کے سبب جھوٹ، غیبت، چُغلی، آبروریزی اور نہ جانے کیا کیا مزید گناہ کئے جاتے ہیں۔

حسد سے گھروں کی تباہی

ہمارے معاشرے کے تقریباً ہر دوسرے گھر میں ساس بَہُو کے درمیان ہونے والی لڑائی کی ایک وجہ حَسَد بھی ہے۔ کیونکہ شادی سے قبل بیٹے کی مکمل توجہ اپنی ماں کی طرف ہوتی ہے اور عام طور پر وہ جو کچھ کماتا ہے ماں ہی کو دیتا ہے۔ بیٹے کی اس فرمانبرداری سے ماں بھی خوش رہتی ہے مگر شادی کے بعد جب بیٹے کی مَحَبَّت اور توجہ دو حِصّوں میں تقسیم ہو جاتی ہے یعنی اس کے وہ تمام کام جو شادی سے پہلے اس کی ماں کرتی تھی اب بیوی کرنے لگتی ہے تو ماں کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ بیٹے کی مَحَبَّت شاید مجھ سے کم ہو گئی ہے اور یوں وہ خود کو نظر انداز کرنا برداشت نہیں کر پاتی اور اس پر ایک جھلاہٹ سوار ہو جاتی ہے، پھر وہ بہو کو

[1] لسان العرب، باب الحاء، ١/ ٨٢٦

جذبۂ حَسَد میں اپنی حریف اور مَدِّ مُقابل سمجھنے لگتی ہے۔ ادھر بیوی یہ سمجھتی ہے کہ اس کا شوہر اس کے بجائے اپنی ماں کو زیادہ وقت دیتا ہے، لہٰذا اس کے دل میں بھی حسد کی آگ بھڑک اٹھتی ہے، پھر جب کبھی ساس کے منہ سے وہ کوئی تلخ بات سنتی ہے تو وہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتی ہے، یوں ساس اور بَہو کے درمیان حسد کی وجہ سے شروع ہونے والی اس جنگ کے شعلے خوش و خرّم گھرانے کو اپنی لپیٹ میں لے کر خاکَستَر کر دیتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حسد کی یہ آگ ہمارے مُعاشَرے کے امن وسُکون کو جلا کر راکھ کئے جا رہی ہے! مگر ہم ہیں کہ غفلت کی چادر اوڑھے سو رہے ہیں۔ یاد رکھئے! ہماری یہ غَفْلت ہمیں لے ڈوبے گی اور دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت بھی برباد کر دے گی۔

حسد کے مُتَعَلِّق تین فرامینِ مصطفٰے

1. حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔(1)
2. حسد ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جس طرح ایلوا (یعنی ایک کڑوے

(1) ابو داود، کتاب الادب، باب فی الحسد، ۴/ ۳۶۰، حدیث: ۴۹۰۳

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

درخت کا جما ہوا رَس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ (1)

③ حسد کرنے والے، چغلی کھانے والے اور کاہن کے پاس جانے والے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ روایات ہمارے سامنے "مرضِ حسد" کی قباحَت (بُرائی) کو واضح کر رہی ہیں، لہٰذا ہم پر لازِم ہے کہ اگر خود کو اس مرض میں مبتلا پاتے ہیں تو اس کے عِلاج کی جانِب مائل ہوں کہیں اس مرض کے سَبَب ہمارا انجام "عِبرَت ناک" نہ ہو جائے۔

حاسِد کا عِبرَت ناک انجام

ایک نیک شخص کسی بادشاہ کے پاس بیٹھ کر یہ نصیحت کیا کرتا: اچھے لوگوں کے ساتھ ان کی اچھائی کی وجہ سے اچھا سلوک کرو کیونکہ برے لوگوں کے لئے ان کی برائی ہی کافی ہے۔ ایک جاہِل کو اس نیک شخص کی (بادشاہ سے) اس قُربَت پر حسد ہوا تو اس نے اس کے قتل کی سازِش تیار کی اور بادشاہ سے کہا: یہ شخص آپ کو بدبودار سمجھتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جب آپ اس کے قریب جائیں گے تو وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لے گا تاکہ آپ کی بدبو سے بچ سکے۔ بادشاہ نے اس سے

(1) کنز العمال، کتاب الاخلاق، الجزء الثالث، ۲/ ۱۸۶، حدیث: ۷۴۳۷

(2) مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی الغیبۃ والنمیمۃ، ۸/ ۱۷۳، حدیث: ۱۳۱۲۶

کہا: تم جاؤ میں خود اسے دیکھ لوں گا۔ یہ سازشی وہاں سے نکلا اور اس نیک شخص کو اپنے گھر دعوت پر بلا کر لہسن کھلا دیا، وہ نیک آدمی وہاں سے نکل کر بادشاہ کے پاس آیا اور حسبِ عادت بادشاہ سے کہا: اچھّوں کے ساتھ اچھّا سلوک کرو کیونکہ بُرے کو عنقریب اس کی برائی ہی کافی ہو گی۔ تو بادشاہ نے اس سے کہا: میرے قریب آؤ۔ وہ قریب آیا تو اس نے اس خوف سے اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا کہیں بادشاہ لہسن کی بو نہ سونگھ لے تو بادشاہ نے اپنے دل میں سوچا کہ فُلاں آدمی سچ کہتا تھا۔ اس بادشاہ کی عادت تھی کہ وہ کسی کیلئے اپنے ہاتھ سے صرف انعام دینے کا ہی فرمان لکھا کرتا تھا لیکن اب کی بار اس نے اپنے ایک گورنر کو اپنے ہاتھ سے لکھا کہ جب میرا خط لانے والا یہ شخص تمہارے پاس آئے تو اسے ذَبْح کر دینا اور اس کی کھال میں بھوسہ بھر کر میرے پاس بھیج دینا۔ اس نیک شخص نے وہ خط لیا اور دربار سے نکلا تو وہی سازشی شخص اسے ملا، اس نے پوچھا: یہ خط کیسا ہے؟ نیک شخص نے جواب دیا: بادشاہ نے مجھے انعام لکھ کر دیا ہے۔ سازِشی شخص نے کہا: یہ مجھے تحفۃً دیدو۔ تو اس نیک شخص نے کہا: تم لے لو۔ پھر جب وہ شخص خط لے کر عامل کے پاس پہنچا تو اس عامل نے اس سے کہا: تمہارے خط میں لکھا ہے کہ میں تمہیں ذَبْح کر دوں اور تمہاری کھال میں بھُوسہ بھر کر بادشاہ کو بھیج دوں۔ اس نے کہا: یہ خط میرے لئے نہیں ہے میرے مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو تاکہ میں بادشاہ سے

رابِطہ کر سکوں۔ تو عامِل نے کہا: بادشاہ کا خط آنے کے بعد اس سے رُجوع نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا عامِل نے اسے ذَبْح کر دیا اور اسکی کھال بھُوسے سے بھر کر بادشاہ کو بھیج دی، پھر وہی نیک شخص حسبِ عادَت بادشاہ کے پاس آیا اور اپنی بات دُہرائی: اَچھّوں کے ساتھ اَچھّا سُلُوک کرو۔ تو بادشاہ نے حیرت زدہ ہو کر اس سے پوچھا: تم نے خط کا کیا کیا؟ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں شخص ملا تھا، اس نے مجھ سے وہ خط مانگا تو میں نے اسے دے دیا۔ تو بادشاہ نے کہا: اس نے تو مجھے بتایا تھا کہ تم کہتے ہو کہ میرے جِسْم سے بُو آتی ہے۔ تو اس نیک شخص نے عرض کی: میں نے تو ایسا نہیں کہا۔ پھر بادشاہ نے پوچھا: تم نے اپنی ناک پر ہاتھ کیوں رکھا تھا؟ اس نے بتایا: اسی شخص نے مجھے لہسن کھلا دیا تھا اور میں نے پسند نہ کیا کہ آپ اس کی بُو سُونگھیں۔ بادشاہ نے کہا: تم سچّے ہو اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ جاؤ، بُرے آدمی کی بُرائی اسے کِفایَت کر گئی۔ [1] معلوم ہوا ❁ جو کسی پر احسان کرتا ہے اس پر بھی احسان کیا جاتا ہے اور جو کسی کے لیے برا چاہتا ہے اس کے ساتھ بھی برا ہی مُعامَلہ ہوتا ہے۔ ❁ اچھّے کام کا اچھّا نتیجہ اور بُرے کام کا بُرا نتیجہ۔ ❁ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حسد سے محفوظ فرمائے۔

❁ الزواجر عن اقتراف الكبائر، الباب الاول فى الكبائر الباطنة ومايتبعها، الكبيرة الثالثة: الغضب بالباطل والحقد والحسد، ١/١١٥

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے

یقیناً حَسَد کی یہ تباہ کاریاں دیکھ کر ہر عَقل مند شخص خود کو اس سے محفوظ رکھنے یا مبتلا ہونے کی صورت میں اس سے چُھٹکارا پانے کی کوشش کرے گا، لہٰذا اس مَرض کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے کے لیے اس کا عِلاج بیان کیا جاتا ہے۔

حَسَد کا علاج

حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں کہ حسد قلب کی بیماریوں میں سے ایک بہت بڑی بیماری ہے اور اس کا علاج یہ ہے:

- حسد کرنے والا ٹھنڈے دل سے یہ سوچ لے کہ میرے حسد کرنے سے ہرگز ہرگز کسی کی دولت و نعمت برباد نہیں ہوسکتی اور میں جس پر حسد کررہا ہوں میرے حسد سے اس کا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا۔ بلکہ میرے حسد کا نقصان دین و دنیا میں مجھ کو ہی پہنچ رہا ہے کہ میں خواہ مخواہ دِل کی جَلَن میں مبتلا ہوں اور ہر وقت حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہوں اور میری نیکیاں برباد ہورہی ہیں اور میں جس پر حسد کررہا ہوں میری نیکیاں قیامت میں اس کو مل جائیں گی۔
- پھر یہ بھی سوچے کہ میں جس پر حسد کررہا ہوں۔ اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ نعمتیں دی ہیں اور اس پر ناراض ہو کر حسد میں جل رہا ہوں تو میں گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے فِعل پر اِعْتِراض کرکے اپنا دین وایمان خراب کررہاہوں۔

- پھر اپنے دل میں اس خیال کو جمائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ علیم و حکیم ہے، وہ ہر شخص کو وہی چیز عطا فرماتا ہے جس کا وہ اہل ہوتا ہے۔ میں جس شخص پر حسد کررہاہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک چونکہ وہ ان نعمتوں کا اہل تھا اس لئے اس نے اسے یہ نعمتیں عطا فرمائیں اور میں چونکہ ان کا اہل نہیں تھا اس لئے مجھے نہیں دیں۔ اس طرح حسد کا مرض دل سے نکل جائے گا اور حاسِد کو حسد کی جلن سے نجات مل جائے گی۔[1]

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

(2) چغلی کی نحوست

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب **فیضانِ سنّت** جلد اول صَفْحَہ 447 پر ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ یُوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی نے ایک حِکایت نَقل کی ہے: ایک خُراسانی حاجی صاحِب ہر سال حج کی سعادت پاتے اور جب مدینہ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً حاضِر ہوتے تو وہاں ایک عَلَوی بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا طاہِر بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی

[1] احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، بیان الدواء الذی ینفی مرض الحسد عن القلب، ۳/ ۲۴۲

خدمت میں نذرانہ پیش کرتے۔ ایک بار مدینے شریف میں کسی حاسِد نے کہہ دیا کہ تُم بِلا وجہ اپنا مال ضائِع کرتے ہو! طاہِر صاحِب غَلَط جگہ پر تمہارا نذرانہ خرچ کرتے ہیں۔ چُنانچِہ مسلسل دو سال اُنہوں نے حضرت سَیِّدُنا شیخ طاہِر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ النَّاصِر کی خدمت نہ کی۔ تیسرے سال سفرِ حج کی تیّاری کے موقع پر حُضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خُراسانی حاجی کے خواب میں جلوہ گر ہوکر کچھ اس طرح تنبیہ فرمائی: تم پر افسوس! بدخواہوں کی بات سُن کر تم نے طاہِر سے حُسنِ سُلوک کارِشتہ خَتم کر دیا! اِس کی تلافی کرو اور آئندہ قَطعِ تعلّق سے بچو۔ چُنانچِہ وہ ایک فریق کی سُن کر بدگُمانی کر بیٹھنے پر سخت شرمندہ ہوئے اور جب مدینہ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً حاضِر ہوئے تو سب سے پہلے اُس عَلَوی بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ طاہر بن یحییٰ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں حاضِری دی۔ اُنہوں نے دیکھتے ہی فرمایا: اگر تمہیں پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ بھیجتے تو تم آنے کیلئے تیّار ہی نہ تھے! تم نے مخالِف کی یکطرفہ بات سُن کر میرے بارے میں غَلَط رائے قائم کرکے اپنی عادتِ کریمانہ ترک کر دی یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں تمہیں تنبیہ فرمائی! یہ سُن کر خُراسانی حاجی صاحِب پر رِقّت طاری ہوگئی۔ عَرض کی: حُضور! آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: مجھے پہلے ہی سال پتا چل گیا تھا،

دوسرے سال بھی تم نے بے توجُّہی سے کام لیا تو میرا دل صدمے سے چُور چُور ہوگیا۔ اِس پر جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں کرم فرما کر مجھے دِلاسہ دیا اور تمہارے خواب میں تشریف لاکر جو کچھ ارشاد فرمایا تھا وہ مجھے بتایا۔ خُراسانی حاجی نے خوب نذرانہ پیش کیا، دست بوسی کی اور پیشانی چومنے کے بعد یکطرفہ بات سُن کر رائے قائم کرکے دل آزاری کا باعِث بننے پر عَلوی بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے مُعافی مانگی۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اَغِثْنی [2]
اِسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
خدا نے کِیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالَم میں جو کچھ خَفی و جَلی [3] ہے [4]

چغل خور کی باتوں میں نہ آیئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے میٹھے

---

[1] حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۷۱۵ مُلخّصًا

[2] اے میرے پیارے میری فریاد کو پہنچئے

[3] خَفی و جَلی یعنی چُھپا اور ظاہر

[4] حدائقِ بخشش، ص ۱۸۷

میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے غلاموں کے حالات سے باخبر رہتے، غمزدوں کے سِرہانے تشریف لے جاکر دِلاسے دیتے، خطا کرنے والوں کے خواب میں جاکر اصلاح فرماتے، نیکی کی دعوت پہنچاتے، گناہوں پر توبہ کا حکم فرماتے، فاصِلے مِٹاتے اور بچھڑوں کو ملاتے ہیں۔ خُراسانی حاجی صاحِب نے چُغل خور کی باتوں میں آکر بدگمانی کا شِکار ہو کر یک طرفہ ذِہن بنالیا اِس پر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں تَنْبِیہ فرمائی۔ اِس سے ہمیں بھی درس ملا کہ نہ خود چُغلی کھائیں نہ یکطرفہ سُن کر دوسرے فریق کے بارے میں کوئی رائے قائم کریں۔ زہے نصیب! بِلا اجازتِ شرعی مسلمان کے خِلاف سننے کی عادت ہی ترک کردیں کہ اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیبتوں، چُغلیوں، بدگمانیوں، عیب دریوں اوردل آزاریوں جیسے مُتَعَدَّد کبیرہ گناہوں اور جہنّم میں لے جانے والے کاموں سے نَجات مل جائیگی۔

چغلی سے گھر کی بربادی

ایک شخص نے کسی کے ہاتھ اپنا ایک غلام فروخت کیا اور خریدار کو کہہ دیا کہ اس غلام میں اور کوئی عیب نہیں، البتہ! چغل خوری کی عادت ہے۔ خریدار نے اس عیب کو حقیر جان کر اسے خرید لیا، وہ غلام اس شخص کی خدمت میں رہنے لگا۔ ایک روز اپنے آقا کی بیوی کے پاس گیا اور کہا: اے بیگم صاحبہ! مجھے افسوس ہے کہ

آپ کے میاں کو آپ سے کچھ مَحَبَّت نہیں۔ اب ان کا ارادہ ہے کہ کوئی لونڈی خرید کر اسکے ساتھ عیش منائیں اور آپ کو بالکل چھوڑ دیں، اگر آپ کی خواہش ہو تو میں آپ کو ایسی ترکیب بتاؤں جس سے ان کا دل آپ کی طرف مائل ہو جائے اور آپ سے مَحَبَّت کرنے لگیں۔ بیوی نے پوچھا: وہ کیا ترکیب ہے؟ غُلام نے کہا آج رات کو جب آپ کے میاں سو جائیں تو اُسترا لے کر گلے کے پاس سے ان کی داڑھی کے کچھ بال مونڈ لینا اور ان بالوں کو اپنے پاس رکھنا پھر میں ترکیب بتادوں گا۔ اس کے بعد غلام اپنے آقا کے پاس آیا اور کہنے لگا: حُضور میں نے آج بی بی کو ایک غیر شخص کے ساتھ اِختِلاط کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ آپ کو قتل کر ڈالنے کی فکر میں ہے۔ اگر آپ میرے قول کی تصدیق چاہتے ہیں تو آج رات کو آنکھیں بند کر کے لیٹے رہیں اور اپنے کو سوتا ہوا بنالیں۔ غلام کی بات سے اس کے دل میں شک پیدا ہو گیا۔ رات کو اس نے ویسا ہی کیا۔ عورت سمجھی کہ سو رہا ہے استرا لے کر داڑھی کے بال مونڈنے کے لئے بڑھی شوہر کا خیال پختہ ہو گیا کہ واقعی وہ عورت اسے قتل کرنا چاہتی ہے فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور استرا چھین کر عورت کو مار ڈالا۔ عورت کے عزیز و اقارب کو معلوم ہوا تو دوڑے آئے اور اس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر دونوں کے عزیز و اَقارِب میں باہم لڑائی ہوئی اور ۱۰۰ کے قریب آدمی مارے گئے۔ (1)

تذکرۃ الواعظین، فی مذمۃ النمیمۃ، ص۳۵۹

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کس طرح چُغلی کی عادت فِتْنہ وفساد کا باعِث بنی! مگر افسوس! آج کل چُغلی اِس قَدَر عام ہے کہ اکثر لوگوں کو شاید پتا تک نہیں چلتا کہ میں چُغلخوری کر رہا ہوں۔

چُغلی کسے کہتے ہیں؟

عُلَما فرماتے ہیں کہ لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا چُغلی ہے۔[1] شارِح بُخاری حضرت علّامہ بدرالدین عینی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی لکھتے ہیں کہ جَمہور اسی تعریف کے قائل ہیں۔[2]

کیا ہم چُغلی سے بچتے ہیں؟

افسوس! اکثر لوگوں کی گفتگو میں آج کل غیبت و چغلی کا سلسلہ بَہُت زیادہ پایا جاتا ہے۔ دوستوں کی بیٹھک ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد جمگھٹ، شادی کی تقریب ہو یا تَعزِیَت کی نِشَست، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صُورَت بنے اور دینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی تفتیش کرے تو شاید اکثر مَجالِس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں چُغلیاں بھی ثابت کر دے۔ ہائے! ہائے! ہمارا کیا بنے گا! ایک حدیث

[1] شرح مسلم للنووی، ۲/ ۱۱۲

[2] عمدۃ القاری، ۱۵/ ۲۰۹

میں آیا ہے کہ چُغل خَور جنّت میں داخِل نہیں ہو گا۔[1]

چغلی کے متعلق 6 فرامینِ مصطفٰے

1. غیبت، طعنہ زنی، چُغل خوری اور بے گناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ (قِیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[2]
2. چغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔[3]
3. بے شک چغل خوری اور کینہ پروری دوزخ میں ہے۔[4]
4. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔[5]
5. خبردار! جُھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور چغل خوری عذابِ قَبْر (کا باعِث) ہے۔[6]

---

(1) مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم النمیمة، ص٦٦، حدیث: ١٠٥

(2) الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب من النمیمة، ٣/ ٣٩٥، حدیث: ٤٣٣٣

(3) بخاری، کتاب الادب، باب ما یکرہ من النمیمة، ٤/١١٥، حدیث: ٦٠٥٦

(4) الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب من النمیمة، ٣/ ٣٩٣، حدیث: ٤٣٢٨

(5) مسند احمد، ٦/ ٢٩١، حدیث ١٨٠٢٠

(6) مسند ابی یعلٰی، ٦/ ٢٧٢، حدیث: ٧٤٠٤

⑥ غِیبَت اور چُغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جس طرح چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔[1]

یا ربِّ محمد تو مجھے نیک بنا دے اَمراض گناہوں کے مرے سارے مٹا دے
میں غیبت و چغلی سے رہوں دُور ہمیشہ ہر خصلتِ بد سے مرا پیچھا تو چھڑا دے
میں فالتو باتوں سے رہوں دور ہمیشہ
چُپ رہنے کا اللہ !سلیقہ تو سِکھا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چغل خوری کا علاج

چغل خوری سے خود کو بچانے کا بہترین طریقہ کم گوئی کی عادت اپنانا ہے، کاش! ہمیں حقیقی معنوں میں زَبان کا قُفلِ مدینہ[2] نصیب ہو جائے، کاش! ضَرورت کے سوا کوئی لفظ زَبان سے نہ نکلے، کیونکہ زیادہ بولنے والے اور دُنیوی دوستوں کے جُھرمٹ میں رہنے والے کا غیبت اور بالخصوص چغلی سے بچنا بے حد دشوار ہے۔ آہ! آہ! آہ! حدیثِ پاک میں ہے: جس شخص کی گفتگو زیادہ ہو اس کی غَلَطیاں بھی زِیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غَلَطیاں زیادہ ہوں اُس کے گناہ زیادہ

[1] الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب من الغیبۃ...الخ، ۳/ ۴۰۵، حدیث: ۴۳۲۶

[2] غیر ضَروری باتوں سے بچنے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں زَبان کا قفلِ مدینہ لگانا کہتے ہیں۔

ہوتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ جہنّم کے زیادہ لائق ہے۔ (1)

چغل خور کبھی سچا نہیں ہو سکتا

چغل خوری سے نجات کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ چغلی کرنے والے کی بات پر توجہ دی جائے نہ اس کی بات کو کوئی اہمیت دی جائے۔ یوں جب چغل خوروں کو اپنے مقصد (یعنی مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر مزے لینے) میں کامیابی نہیں ملے گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ چغل خوری سے بھی باز آجائیں گے۔ ہاں! اگر ہم ان کی بات دلچسپی سے سنیں گے، ہاں میں ہاں ملائیں گے اور اسے اہمیت دیتے ہوئے آپس میں لڑ پڑیں گے تو پھر چغل خوری کا خاتمہ بہُت مشکِل ہے کیونکہ چغل خور یونہی فتنہ انگیزیاں کرتے، مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے رہیں گے اور ہم ان چغل خوروں کی باتوں کا یقین کر کے آپس میں لڑتے رہیں گے، حالانکہ یہ چغل خور اس قابل نہیں ہے کہ ان کی بات پر یقین کیا جائے کیونکہ یہ چغلی کرنے کے سَبَب فاسِق ہو چکے اور فاسِق کی بات قابلِ اعتبار نہیں ہوتی۔ چنانچہ،

حجۃ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی ایک مرتبہ بادشاہ سلیمان بن عَبْدُالملک کے پاس تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا، بادشاہ نے قدرے

(1) حلیۃ الاولیاء، ۳/۸۷، حدیث: ۳۲۷۸

ناگواری کے ساتھ اُس سے کہا: مجھے پتا چلا ہے تم نے میرے خلاف فُلاں فُلاں بات کی ہے۔ اُس نے جواب دیا: میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔ بادشاہ نے اِصرار کرتے ہوئے کہا: جس نے مجھے بتایا ہے، وہ (کیسے جھوٹ بول سکتا ہے! وہ تو بہُت) سچّا آدمی ہے۔ تو حضرتِ سَیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بادشاہ کو مخاطب کرکے فرمایا: (آپ کو جس نے اِس طرح کی خبر دی وہ تو چغلی کھانے والا ہوا اور) **چُغل خور کبھی سچّا نہیں ہو سکتا۔** یہ سُن کر بادشاہ سنبھل گیا اور کہنے لگا: حُضُور! آپ نے بالکل بجا فرمایا۔ پھر اُس شخص سے کہا: اِذْهَبْ بِسَلَامٍ یعنی تم سلامتی کے ساتھ لَوٹ جاؤ۔ [1]

سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز کا طرزِ عمل

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی خدمتِ بابَرَکت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور اُس نے کسی کے بارے میں کوئی مَنْفی (Negative) بات کی۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہم تمہارے مُعامَلے کی تحقیق کریں! اگر تم جھوٹے نکلے تو اِس آیتِ مبارَکہ کے مِصداق قرار پاؤ گے: **اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا** (پ۲۶، الحجرات: ۶) ترجمۂ کنزالایمان: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو۔ اور اگر تم سچے ہوئے تو یہ آیت تم پر صادق آئے گی: **هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ﴿۱۱﴾** (پ۲۹، القلم: ۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: بہُت طعنے دینے والا بہت

[1] اِحیاءُ العُلوم، ۳/ ۱۹۳

اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا۔ اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں مُعاف کر دیں! اُس نے عرض کی: یَااَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْن ! مُعاف کر دیجئے آئندہ میں ایسا (یعنی غیبتیں اور چغل خوریاں) نہیں کروں گا۔[1]

مَحَبّتوں کے چوروں سے بچو

بُزُرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین فرماتے ہیں: عقلوں کے دشمنوں اور مَحَبّتوں کے چوروں سے بچو، یہ چور چُغلی کھانے والے ہیں اور چور تو مال چُراتے ہیں جبکہ یہ (چغلیاں کرنے والے) لوگ محبتیں چُراتے ہیں۔[2]

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تو ناراض ہو گیا یاربّ
سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت و چغلی تِری پسند کی باتیں فقط سنا یاربّ[3]

اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں چغلی کے مرض اور چغل خوروں کے فتنوں سے محفوظ فرمائے۔

ترے حبیب اگر مسکراتے آجائیں تو بالیقین اٹھے قبر جگمگا یاربّ

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

---

(1) اِحیاءُ العُلوم، ۳/ ۱۹۳

(2) المستطرف، الفصل الثالث فی تحریم السعایة بالنمیمة، ۱/۱۵۱

(3) وسائل بخشش، ص ۹۳

(3) شراب کی نحوست

حضرت سَیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الْغَفَّار ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حج کے موسم میں، مَیں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کی اتنی کثرت تھی کہ انہیں دیکھ کر تَعَجُّب ہوتا تھا۔ میرے دل میں یہ خواہش اُبھری کہ کاش! کسی طرح مجھے معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کون مقبول ہے تاکہ میں اس کو مبارکباد دوں اور جس کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ یہ مردود ہے اور بارگاہِ خداوندی میں اس کا حج قبول نہیں تو اس کو نیکی کی دعوت دوں اور اس کے لئے دعا کروں۔ جب رات کو سویا تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا: اے مالک بن دینار! تُو حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے بارے میں فکر مند ہے؟ تو سن! اس مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر چھوٹے بڑے، مرد و عورت، سفید و سیاہ رنگت والے، عربی و عجمی الغرض ہر حج اور عمرہ کرنے والے کو بخش دیا ہے لیکن ایک شخص کی مغفرت نہیں کی گئی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اس شخص پر بہُت زیادہ غضب ہے اور وہ اس سے ناراض ہے۔ اس کا حج قبول نہیں کیا گیا بلکہ اس کے منہ پر مار دیا گیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس خواب کے بعد میری جو حالت ہوئی اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے یہ گمان کر لیا کہ وہ مغضوب شخص شاید مَیں ہی ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہے۔ میں

بہُت پریشان رہا۔ سارا دن اسی غم اور فکر میں گزر گیا پھر دوسری رات تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگی تو پھر مجھے اسی طرح کا خواب نظر آیا اور ایسی ہی غیبی آواز سنائی دی اور کہا گیا: اے مالک بن دینار !تُو وہ نہیں جس کا ذکر کیا جارہاہے بلکہ وہ تو خُراسان کا ایک شخص ہے جو بَلْخ شہر میں رہتاہے، اس کا نام محمد بن ہرون بلخی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے شدید ناراض ہے، اس کا حج مردود ہے اور اس کے منہ پر مار دیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں: صبح میں خراسان سے آئے ہوئے حاجیوں کے قافلے میں گیا اور ان سے محمد بن ہرون بلخی کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا: مرحبا! اس نیک شخص کو کون نہیں جانتا، اس سے بڑھ کر عابد وزاہد پورے خراسان میں کوئی نہیں ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں کی زبانی اس کی تعریف سن کر بڑا تعجب ہوا کیونکہ خواب میں مُعاملہ اس کے بر عکس تھا۔ بہرحال میں نے ان سے پوچھا: اس وَقْت وہ کہاں ہو گا؟ لوگوں نے کہا: وہ چالیْس سال سے مُسَلْسَل روزے رکھ رہاہے اور ساری ساری رات عِبادت میں گزار دیتاہے، اگر آپ اسے تلاش کرنا چاہتے ہیں تو مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کے کسی ٹوٹے پھوٹے مکان میں تلاش کیجئے وہ ایسی ہی جگہوں میں قیام کرتاہے۔ ان لوگوں سے یہ معلومات حاصِل کرنے کے بعد میں مکہ شریف کے ویران علاقے کی طرف گیا اور اسے ڈھونڈنے لگا۔ بالآخر ایک دیوار کے پیچھے میں نے ایک شخص کو دیکھ کر

پہچان لیا کہ یہی ابن ہرون ہے۔ اس کا سیدھا ہاتھ کٹا ہوا تھا جسے اس نے سوراخ کر کے زنجیر کی مدد سے گردن سے لٹکایا ہوا تھا۔ اسی طرح اس نے اپنے قدموں میں بھی بیڑیاں ڈال رکھی تھیں، وہ مشغولِ عبادت تھا لیکن جب اس نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو وہ میری طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور کہنے لگا: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تُو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟ میں نے بتایا کہ میرا نام مالِک بن دینار ہے اور مَیں بصرہ کا رہنے والا ہوں۔ تو وہ بولا: اے مالِک بن دینار! میرے پاس کس لئے آئے ہیں؟ اگر میرے مُتَعَلِّق کوئی خواب دیکھا ہے تو بیان کیجئے۔ میں نے کہا: مجھے تمہارے سامنے وہ خواب بیان کرتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے۔ تو وہ کہنے لگا: اے مالِک بن دینار! جو خواب دیکھا ہے بیان کیجئے اور شرم محسوس نہ کیجئے۔ فرماتے ہیں: بالآخر مَیں نے اسے خواب سنایا تو وہ کافی دیر تک روتا رہا، پھر کہنے لگا: اے مالِک بن دینار! مسلسل 40 سال سے حج کے موقع پر میرے بارے میں اسی طرح کا خواب کسی نیک وزاہِد بندے کو دکھایا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ میں جہنّمی ہوں۔

حضرت سَیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تیرے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے درمیان کوئی بہت بڑا گناہ حائل ہے؟ بولا: ہاں! میرا گناہ زمین و آسماں اور عرش و کُرسی سے بھی بڑا ہے۔ میں نے کہا: مجھے اپنا

وہ گناہ بتاؤ تاکہ میں لوگوں کو اس کے اِرتِکاب سے بچاؤں اور انہیں اس گناہ سے ڈراؤں جس کی سزا تم بُھگت رہے ہو۔ تو وہ کہنے لگا: مَیں شَراب کا عادی تھا اور ہر وقت شراب کے نشے میں مدہوش رہتا۔ ایک مرتبہ میں اپنے ایک شرابی دوست کے پاس گیا۔ وہاں خوب شراب پی، جب نشہ طاری ہونے لگا اور میری عَقْل پر پردہ پڑ گیا تو میں نشے کی حالت میں گرتا پڑتا گھر پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو میری زوجہ نے دروازہ کھولا۔ گھر میں داخِل ہوا تو دیکھا کہ میری والدہ تَنُّور میں لکڑیاں ڈال کر آگ جلا رہی تھیں اور آگ خوب بھڑک رہی تھی۔ میری والِدہ نے جب مجھے نشے کی حالت میں دیکھا تو میری طرف آئیں، مَیں لڑکھڑا کر گرنے لگا تو انہوں نے مجھے تھام لیا اور بولیں: آج شعبانُ المعظم کا آخری دن ہے اور رمضان المبارک کی پہلی رات شروع ہونے والی ہے، لوگ صُبح روزہ رکھیں گے اور تیری صُبح اس حالت میں ہوگی کہ تُو شراب کے نشے میں ہوگا! کیا تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا نہیں آتی؟ یہ سن کر مجھے غُصّہ آ گیا اور میں نے ایک گھونسا اپنی والدہ کے سینے پر مارا اور اسے اُٹھا کر جلتے ہوئے تنّور میں ڈال دیا، مَیں اس وقت نشے میں تھا اور میرے ہوش و حواس بَحال نہ تھے، جب میری زوجہ نے یہ دَرْدْناک منظر دیکھا تو اس نے مجھے دھکیل کر ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا اور باہر سے کُنڈی لگا دی تاکہ پڑوسی میری آواز نہ سن سکیں اور انہیں مُعامَلے کی خبر نہ ہو۔ صُبح جب ہوش آیا تو دیکھا کہ دروازہ بند تھا۔ زوجہ کو

دروازہ کھولنے کے لیے آواز دی۔ تو اس نے بڑے سَخت لہجے میں اِنکار کر دیا۔ میں نے پوچھا: تم اِتنی ناراض کیوں ہو؟ آخر مَیں نے ایسی کون سی خطا کی ہے؟ وہ بولی: تُو نے اتنی بڑی خطا کی ہے کہ تُو اس لائق ہی نہیں کہ تجھ پر رحم کیا جائے۔ میں نے پھر پوچھا: آخر بات کیا ہے؟ مجھے بھی تو معلوم ہو کہ میں نے کیا کیا ہے؟ پھر جب اس نے یہ بتایا کہ میں نے اپنی ماں کو جلتے ہوئے تنوّر میں ڈال کر مار ڈالا ہے اور اب وہ جل کر کوئلہ بن چکی ہے۔ تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے دروازہ اُکھاڑ پھینکا اور تنوّر کی طرف لپکا، دیکھا تو میری والدہ جل کر کوئلہ ہو چکی تھی۔ شدتِ غم میں اُلٹے قدموں ٹوٹے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا، اپنا ہاتھ جس سے میں نے اپنی ماں کو گھونسا مارا تھا، چوکھٹ پر رکھا اور کاٹ ڈالا، پھر لوہا گرم کر کے اس ہاتھ کی ہڈی میں سوراخ کیا اور اس میں زنجیر ڈال کر گلے میں لٹکا لیا، اس کے بعد اپنے دونوں پاؤں میں بھی بیڑی ڈال لی اور سب مال و متاع راہِ خدا میں لُٹا دیا۔ اب مسلسل 40 سال سے میری یہ حالت ہے کہ دن میں روزہ رکھتا ہوں اور ساری ساری رات اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا ہوں اور 40 دن کے بعد کھانا کھاتا ہوں۔ صرف اِفطاری کے وقت تھوڑا سا پانی اور کوئی معمولی سی چیز کھالیتا ہوں۔ ہر سال حج کرنے آتا ہوں اور ہر سال کسی عالم وزاہد کو میرے متعلق ایسا ہی خواب دکھایا جاتا ہے جیسا آپ کو دکھایا گیا ہے، یہ ہے میری ساری داستانِ عبرت نشان۔

حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے اس سے کہا: اے منحوس انسان! قریب ہے کہ جو آگ تجھ پر نازِل ہونے والی ہے وہ ساری زمین کو جلاڈالے۔ پھر میں وہاں سے ایک طرف ہو گیا اور ایک جگہ چُھپ گیا تاکہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے۔ جب اس نے محسوس کیا کہ میں جاچکا ہوں تو وہ ہاتھ اٹھا کر کچھ یوں مناجات کرنے لگا: "اے غموں اور مصیبتوں کو دور کرنے والے! اے مجبور اور پریشان حال لوگوں کی دعائیں قبول کرنے والے! اے میری اُمیدوں کی لاج رکھنے والے! اے گہرے سمندروں کو پیدا کرنے والے! اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اے وہ ذات جسکے دَستِ قدرت میں تمام بھلائیاں ہیں! میں تیری رضا چاہتا ہوں اور تیری ناراضی سے پناہ مانگتا ہوں، تُو اپنے عَفو و کرم کے صدقے مجھے عذاب سے محفوظ رکھ اور مجھے اپنی ناراضی سے بچا۔ اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مَیں کما حقُّہٗ تیری تعریف نہیں کرسکتا، تُو ایسا ہی ہے جیسا تُو نے اپنی تعریف خود بیان فرمائی، اے میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو میری اُمیدوں کی لاج رکھ لے، بے شک میں تجھ سے تیری رحمت کا طالب ہوں۔ (مجھے یقین ہے) کہ تُو میری دعا کو رد نہیں کرے گا۔ میں صرف تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! موت سے پہلے مجھے اپنی رضا کا مُژدہ سنادے اور مجھے اپنے عفو و کرم کی ایک جھلک دکھادے۔" فرماتے ہیں: اس کی یہ رِقّت انگیز مناجات سن کر

مَیں لوٹ آیا۔ پھر رات کو نیند آئی تو دل کی آنکھیں کھل گئیں اور خواب میں مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے مالِک بن دینار! تُو لوگوں کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت اور اس کے عفو و کرم سے مایوس مت کر، یقیناً اللہ عَزَّ وَجَلَّ محمد بن ہرون کے افعال سے باخبر ہے اور اس نے اس کی دُعا قبول فرما کر اس کی لغزشوں اور خطاؤں کو مُعاف فرما دیا ہے، صُبح اس کے پاس جانا اور اس سے کہنا: بیشک اللہ عَزَّ وَجَلَّ بروزِ قِیامت میدانِ محشر میں تمام اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا۔ اگر کسی سینگ والے جانور نے بغیر سینگ والے جانور کو مارا ہو گا تو اس کو بدلہ دلوائے گا اور ذرّے ذرّے کا حِساب لے گا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! مَیں ذرے ذرّے کا حساب لوں گا اور اگر کسی نے ذرّہ بھر بھی ظلم کیا ہو گا تو مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلواؤں گا۔ اے ابن ہرون! کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّ وَجَلَّ تجھے اور تیری ماں کو اکٹھا کرے گا، تیرے متعلق جہنّم کا فیصلہ ہو گا۔ فرشتے تجھے مضبوط زنجیروں میں جکڑ کر جہنّم کی طرف دھکیل دیں گے، پھر تُو دنیوی تین دن رات کے برابر جہنّم کی آگ کا مزہ چکھے گا کیونکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے: میرے ذِمّہ کرم پر ہے کہ میرا جو بندہ بھی ناحق کسی جان کو قتل کرے گا یا شراب پئے گا تو میں اسے جہنّم کی آگ کا مزہ ضَرور چکھاؤں گا اگرچہ وہ برگزیدہ کیوں نہ ہو۔ اے ابنِ ہرون! پھر اللہ عَزَّ وَجَلَّ

تیری ماں کے دل میں تیرے لئے رحم ڈالے گا اور اس کے دل میں یہ بات ڈال دے گا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ سُوال کرے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے بیٹے کو بخش دے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے، تیری والِدہ کے حوالے کر دے گا اور وہ تیرا ہاتھ پکڑ کر تجھے جنت میں لے جائے گی۔ فرماتے ہیں: صبح ہوئی تو میں فوراً ابنِ ہرون کے پاس گیا اور اپنا پورا خواب کہہ سنایا۔ بخدا! خواب سن کر وہ جھوم اُٹھا اور اس کی روح اس طرح اس کے تَن سے جدا ہو گئی جیسا کہ پتّھر کو جب پانی میں ڈالا جائے تو وہ آسانی سے ڈوب جاتا ہے۔ پھر اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا گیا اور میں نے اس کے جنازہ میں شرکت کی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کس طرح شراب کے نشے میں مدہوش اس شخص نے اپنی ماں کو دہکتے تنّور میں پھینکا اور ہلاکت اس کا مُقدّر ٹھہری۔ یاد رکھئے! شراب پینے کے بعد آدمی مدہوشی کے عالم میں بسا اوقات کوئی ایسا کام کر بیٹھتا ہے جس پر وہ ساری زِنْدَگی کفِ افسوس ملتا رہتا ہے۔ کیونکہ شراب نوشی ایک ایسی برائی ہے جس کی کوکھ سے مزید برائیاں جنم لیتی ہیں۔[2]

---

[1] عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ بعد المائۃ، ص ۱۳۵

[2] شراب کے احکام اور اس کی نحوستوں اور نقصانات کے متعلق مزید جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 112 صفحات پر مشتمل کتاب ”برائیوں کی ماں“ کا مُطالعہ کیجئے۔

شراب برائیوں کی اصل ہے

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ''بُرائیوں کی اَصل (یعنی شراب) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جو لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیا کرتا، ایک عورت اس کی مَحبَّت میں گِرفتار ہوگئی، جس نے بہانے سے عابِد کو اپنے گھر بلوایا اور جب وہ پہنچا تو جس دروازے سے اندر داخل ہوتا وہ بند کر دیا جاتا یہاں تک کہ وہ اس عورت کے پاس جا پہنچا۔ کمرے میں عورت کے قریب ایک لڑکا کھڑا تھا اور شیشے کا ایک بڑا برتن بھی تھا جس میں شراب تھی۔ عورت بولی: ''میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم اس لڑکے کو قَتْل کردو یا میری نَفسانی خواہش پوری کردو یا شراب کا ایک جام پی لو، اگر اِنکار کیا تو میں شور مچا کر تمہیں ذلیل ورسوا کردوں گی۔'' آخر وہ شخص چھٹکارے کی کوئی راہ نہ پا کر شراب پینے پر راضی ہو گیا، عورت نے شراب کا ایک جام پلایا تو اس نے (نشے میں جھومتے ہوئے) مزید شراب مانگی، وہ شراب پیتا رہا یہاں تک کہ نہ صرف اس عورت کے ساتھ منہ کالا کیا بلکہ لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مزید فرمایا: ''پس تم شراب سے بچتے رہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بیشک ایمان اور شراب نوشی دونوں

کسی شخص کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہوسکتے، (اگر کوئی ایسا کرے گا تو) ایمان و شراب میں سے ایک، دوسرے کو نکال باہر کرے گا۔"(1)

پیارے اسلامی بھائیو! اس عابد نے بدکاری اور قتل سے تو انکار کر دیا اور صِرف شراب پینے پر جان چھوٹتی نظر آئی تو نادان عابِد سمجھا کہ شراب پینے سے دونوں خطرناک کاموں یعنی بدکاری اور قَتْل سے جان چھوٹ جائے گی۔ چنانچہ اس نے شراب پی لی مگر اس کی نحوست سے بدکاری اور قتل جیسے گناہوں سے نہ بچ سکا۔ حقیقت میں اس عابد نے گناہوں کی چابی کو اختیار کرلیا تھا اور شراب پینے کے ایک گناہ کو اختیار کرنے سے کئی گناہوں کے دروازے کھل گئے۔ شراب کی انہی خرابیوں کی وجہ سے اسلام نے اسے ہمیشہ کیلئے حرام قرار دیا ہے مگر ہمارے معاشرے میں جہاں دوسری بے شُمار بُرائیاں پَنپ رہی ہیں اِن میں سے شراب نوشی ایک وبا کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے جس نے مُعاشَرے کا چہرہ تک مسخ کردیا ہے اور بدقسمتی سے آج ایک طبقہ کثرت سے شراب پینے لگا ہے، شادی بیاہ اور دیگر مختلف تقریبات میں شراب پیش کی جانے لگی ہے، آہ! انسان کتنا نادان ہے کہ اپنے ہی ہاتھوں اپنی بربادی کا سامان کررہا ہے۔ ایک طرف کُفْر کی تاریکیوں سے بیزار اور حفاظتِ ایمان کے لیے گھر بار وار دینے والے صحابۂ والا

---

(1) الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الاشربۃ، فصل فی الاشربۃ، ۷/ ۳۶۷، حدیث: ۵۳۲۴

تَبار ہیں جنہوں نے شراب کی حُرمَت کا حکم سنا تو اس کی طرف دیکھنا تو دَرکنار کبھی اس کے مُتَعَلِّق سوچا تک نہیں اور ایک طرف عِشْقِ مصطفٰے سے سرشار ان ہستیوں کے برعکس وہ نابکار و ناہنجار لوگ ہیں جو مفت میں ملی ہوئی دولتِ ایمان پاکر اور شراب کے جام پی کر حفاظَتِ ایمان سے غَفْلَت کا شِکار ہیں! ایسے لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ کیا وہ خود شیطان کو یہ آسانی فراہم نہیں کر رہے کہ وہ ان کے ایمان کی دولت چرا لے جائے؟ ہائے افسوس! صد افسوس! اگر اسی حالت میں موت کا قاصِد ان کے پاس یہ پیغام لے کر آ گیا کہ بارگاہِ خداوندی میں حاضری اور اعمال کی جواب دہی کا وقت آ چکا ہے اور توبہ کی مُہلت بھی نہ ملی تو ایسے لوگوں کا انجام کیا ہو گا! ایسے کوتاہ فہموں کو اس وقت کے آنے سے پہلے خبردار کرتے ہوئے دو عالم کے مالِک و مختار باذنِ پروردگار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”شراب کا عادی (بغیر توبہ کئے) مر گیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بُت پرست کی طرح پیش ہو گا۔“[1]

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار
تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ!
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!

[1] مسند احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/ ۵۸۳، حدیث: ۲۴۵۳

شراب کے دس نقصان

افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں کی ایک تعداد مَعَاذَ الله شراب نوشی کی نُحُوست میں گرِفتار ہے، ایسے لوگوں کو چاہئے کہ امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی مُحَدِّث ابن جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی (متوفی ۵۹۷ھ) نے بَحْرُ الدُّمُوع میں شراب کے جو دس نقصانات نَقْل فرمائے ہیں، انہیں ضَرور پیشِ نظر رکھئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ شراب نوشی میں 10 بُری خَصلَتیں ہیں:

1. یہ بندے کی عَقْل میں فُتور ڈال دیتی ہے اس طرح وہ بچوں کیلئے تماشا اور مذاق بن جاتا ہے۔ امام ابن ابی الدنیا رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شرابی کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا وہ اپنے منہ پر پیشاب مل رہا تھا اور کہہ رہا تھا: یاالٰہی! مجھے کَثرت سے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں میں شامل فرما۔ مزید فرماتے ہیں: میں نے نشے میں مدہوش ایک شخص کو دیکھا جس نے قے کی تھی اور کتا اس کا منہ چاٹ رہا تھا تو وہ نشہ کرنے والا اس سے کہہ رہا تھا: اے میرے آقا! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اولیا جتنی بُزُرگی عطا فرمائے۔

2. یہ مال کو ضائع اور برباد کرتی ہے اور تنگدستی کا سَبَب بنتی ہے جیسا کہ امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا مانگی:

یاالٰہی! ہمیں شراب کے بارے میں واضح حکم ارشاد فرمادے کیونکہ یہ مال کو برباد اور عقل کو ختم کر دیتی ہے

3 یہ عداوت اور دشمنی کا سبب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ (پ۷، المائدۃ: ۹۱) ترجمۂ کنز الایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جُوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔ جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارب عَزَّوَجَلَّ! ہم باز آگئے۔

4 شراب کھانے کی لذت اور دُرُشت کلام سے شرابی کو محروم کر دیتی ہے۔

5 بعض اوقات شراب، شرابی پر اس کی بیوی کو حرام کر دیتی ہے اور اس کے باوجود عورت کا مرد کے ساتھ (بیوی کے طور پر) رہنا بدکاری ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ شرابی اکثر نشے میں طلاق دے دیتا ہے اور بعض اوقات دی ہوئی طلاق کو ایسے بھول جاتا ہے کہ اسے اِحساس تک نہیں ہوتا اور یوں اپنی حرام کی ہوئی بیوی سے بدکاری کا مُرتکِب ہو جاتا ہے۔ بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے منقول ہے: جس نے اپنی

بیٹی کو کسی شرابی کے نکاح میں دیا گویا اس نے اپنی بیٹی کو بدکاری کے لئے پیش کر دیا۔

(6) یہ ہر بُرائی کی کُنجی ہے اور شَرابی کو بَہُت سے گُناہوں میں مُبتَلا کر دیتی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! شراب نوشی سے بچتے رہو کیونکہ یہ تمام بُرائیوں کی جڑ ہے۔

(7) یہ شرابی کو بدکاروں کی مَجلِس میں لے جاتی ہے اپنی بدبو سے اس کے کاتِب فرشتوں کو اِیذا دیتی ہے۔

(8) یہ شرابی پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتی ہے 40 دن تک نہ اس کا کوئی عمل اوپر پہنچتا ہے نہ ہی دُعا۔

(9) شراب نوشی، شرابی پر اَسّی کوڑے واجِب کر دیتی ہے، لہٰذا اگر وہ دنیا میں اس سزا سے بچ بھی گیا تو آخِرت میں مخلوق کے سامنے اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(10) یہ شرابی کی جان اور ایمان کو خطرے میں ڈال دیتی ہے۔ اس لئے مرتے وقت ایمان چِھن جانے کا خدشہ رہتا ہے۔[1]

---

[1] بحر الدموع، ص ۲۱۴

مدنی ماحول اور شرابیوں کی توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر بے شمار شرابی شراب کی نحوست سے نہ صرف جان چھڑا چکے ہیں بلکہ اب ان کا شُمار مُعاشَرے کے باعزت اَفراد میں ہونے لگا ہے۔ چنانچہ آیئے! جانتے ہیں کہ کیسے دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ کے سنّتوں بھرے بیان اور انفرادی کوشِش کے نتیجے میں ایک جُوآری اور شرابی تائب ہوا اور مَدَنی قافلے کا مسافِر بن کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔

میں شرابی اور چور تھا

بمبئی (ہند) کے اسلامی بھائی کا بیان کچھ اِس طرح ہے کہ مجھے غَلَط صحبت کے سَبَب کم عُمری ہی میں شراب اور جُوئے کی لت پڑ گئی تھی، ہیرے اور سونے کی اسمگلنگ میں مَہارت کے باعِث میں اِس میدان میں کِنگ مشہور تھا۔ ہمارے گھر کے قریب دعوتِ اسلامی والے ہر جُمُعہ کو جَمع ہو کر درس و بیان کا سلسلہ کیا کرتے تھے، میری ماں مجھ سے شرکت کا کہا کرتی مگر میں ٹال دیا کرتا۔ آخِرکار ماں کی اِنفرادی کوشِش کی بَرَکت سے ایک بار شریک ہو ہی گیا، مجھے مُبلّغ کا اندازِ بیان تو

پسند آیا مگر پلّے کچھ نہ پڑا، اِختِتام پر مجھ پر مُبلِّغ نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے، بمبئی کے عَلاقہ گُونڈی (گُ۔وَنڈی) میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی ، میں نے حامی بھرلی۔ اجتِماع والی شب دوستوں کے ساتھ شراب خانہ پہنچا مگر آج دل کچھ اُچاٹ ساتھا، سب نے شراب منگوائی مگر میں نے کولڈ ڈرنک کا آرڈر دیا۔ اِس پر دوستوں نے میری طرف مُتَعَجِّبانہ انداز میں دیکھا تو میں نے کہا: مجھے کسی نے اِجتِماع کی دعوت دی ہے مجھے وہاں وعظ سننے جانا ہے۔ یہ سنتے ہی دوستوں میں ہنسی کا فوّارہ اُبل پڑا اور کہنے لگے: یار! کیا یہ مُحرَّم کا مہینہ ہے! وعظ تو مُحرَّم میں ہوتے ہیں، تمہارے ساتھ کسی نے مذاق کیا ہو گا۔ میں بھی سوچ میں پڑ گیا کہ واقعی وعظ تو مُحرَّم شریف میں ہوتے ہیں مگر پھر میں نے دل باندھا اور یہ کہتے ہوئے اُٹھا کہ اگر وعظ نہیں ہو گا تو واپَس آجاؤں گا۔ باہَر نکل کر رِکشہ پکڑ کر سیدھا اجتماع گاہ میں جا پہنچا۔ وہاں مانگی جانے والی رِقّت انگیز دُعا نے مجھے خوب رُلایا، رو رو کر میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ اِجتِماع ختم ہونے کے بعد مبلغ نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے کا مُسافر بنا، وہیں میں نے داڑھی شریف اور عمامہ مبارَکہ کی نیّت کی۔ جُوآری اور شرابی دوستوں سے پیچھا چُھڑایا اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اپنایا۔ مجھے وات نامی ایک تشویشناک

بیماری تھی جس کے سَبَب ایسا لگا کرتا تھا جیسے آنکھ میں کنکری سی پڑی ہے۔ڈاکٹر بھی اِس کے عِلاج سے عاجِز تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھے اُس مُوذی مرض سے بھی چھٹکارا نصیب ہو گیا۔

چھوڑیں مے نوشیاں، مت بکیں گالیاں
آئیں توبہ کریں قافِلے میں چلو
اے شرابی تو آ، آ جُوآری تو آ
چُھوٹیں بد عادتیں قافِلے میں چلو[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) بے حَیائی کی نحوست

پیارے اسلامی بھائیو! انسان پر ماحول کے جو انتہائی گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں اس سے انکار ممکن نہیں، اچّھا ماحول اچھّی سوچ پیدا کرتا ہے تو برا ماحول ذہنوں کو پراگندہ کرتا ہے۔ چنانچہ جس مُعاشَرے میں شرابیوں اور جُواریوں کا راج ہو وہاں بسنے والوں کا ان گناہوں کے اثراتِ بد سے بچنا بہُت مشکل ہے، کچھ ایسی ہی صورتِ حال ہمارے مُعاشَرے کی ہو چکی ہے، مغرب سے فیشن کے نام پر اٹھنے والی فحاشی وعُریانی کی مَسْمُوم (زہریلی) ہوائیں شرم وحَیا کے

[1] وسائلِ بخشش، ص ۶۱۵

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

چراغوں کو تیزی سے بجھا رہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج جدھر دیکھیں فحاشی و عُریانی اور بے حَیائی پر مبنی نظارے نظر آتے ہیں، یہ بے حَیائی کا مرض ایک وبا کی طرح ہمارے مُعاشَرے میں سرایت کرتا جا رہا ہے، دنیاوی امراض کے علاج کی تو ہمیں فِکر رہتی ہے مگر یہ بے حَیائی کا مرض ہماری تہذیب واَقدار کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے لیکن کسی کو کوئی پروا نہیں۔ چنانچہ ضَرورت اس بات کی ہے کہ ہم صحیح اسلامی تَصَوُّرِ حَیا کو عام کرکے اس بے حَیائی کے عِفْرِیت (بھوت) کا قلع قمع کریں، کیونکہ اسلام میں حَیا کی بڑی اَہمِیَّت ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حیا ایمان (کی خصلتوں میں) سے ہے اور ایمان جنّت میں ہے اور بے حَیائی ظُلم (کی خصلتوں میں) سے ہے اور ظُلم جہنّم میں ہے۔[1] اور ایک حدیثِ پاک میں ہے: بے شک ہر دین کا ایک خُلْق ہے اور اسلام کا خُلق حَیا ہے۔[2] یعنی ہر اُمَّت کی کوئی نہ کوئی خاص خَصلت ہوتی ہے جو دیگر خَصلتوں پر غالِب ہوتی ہے اور اسلام کی وہ خصلت حیا ہے، کیونکہ حیا ایک ایسا خُلْق ہے جو اَخلاقی اچھّائیوں کی تکمیل، ایمان کی مضبوطی کا باعِث اور اسکی عَلامات میں سے ہے۔

---

(1) کنز العمال، کتاب الاخلاق، ۲/ ۵۲، حدیث: ۵۷۶۱

(2) ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحياء، ۴/ ۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱

حیا کیا ہے؟

حَیا ایک ایسی صِفَت ہے جو انسان کو بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بِن مَسْعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حدیثِ پاک میں ہے: اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ یعنی جب تجھ میں حَیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔[1] اور صاحبِ مرقاۃ حَیا کے متعلق فرماتے ہیں: وَهُوَ خُلُقٌ يَّمْنَعُ الشَّخْصَ مِنَ الْفِعْلِ الْقَبِيْحِ بِسَبَبِ الْاِيْمَانِ۔ یعنی حَیا وہ عادت ہے جو ایمان کے سَبَب آدمی کو بُرے کاموں سے روک دے۔[2]

بے حیائی کی تباہی

افسوس! صد کروڑ افسوس! ہم مسلمان حَیا کو چھوڑ کر گناہوں کی اندھیری وادیوں میں کھو گئے ہیں، یہ حَیا ہی تو تھی جو اس پُرخار اور فانی و مُردار دنیا کی اندھیریوں میں ایک چراغ کی طرح ہماری رہنمائی کر رہی تھی، ہمارے قدموں کو گناہوں کی طرف بڑھنے سے روک رہی تھی، جب یہ ہی نہ رہی تو ہر بُری صِفَت ہم میں پیدا ہو گئی۔ آج نوجوان نسل کیا کیا گل نہیں کھلا رہی! یہ نسل چادر اور چار دیواری کا پاکیزہ حِصار (حلقہ، دائرہ) توڑ کر مخلوط تعلیم (Co Education) اور ہوائے

---

[1] بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۵۶، ۲/ ۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۳

[2] مرقاۃ المفاتیح، ۱/ ۱۴۰، تحت الحدیث ۵

وگرل فرینڈ(Boy/ Girl Friend) کے جال میں گرِفتار ہو چکی ہے۔

اسلام نے جس عورت کے لئے شرم وحیا کو اس کا زیور بنایا تھا وہ سَرے بازار اپنی نمائش پر تُلی ہوئی ہے، شادی بیاہ کی تقریبات میں بے باکانہ ناچتی اور تھرکتی نظر آتی ہے۔۔! کہیں اس نوجوان نَسل کو بے حَیائی کی گہری کھائی میں گرانے کے ذِمّہ دار ہم ہی تو نہیں۔جی ہاں! جس لڑکے یا لڑکی کے ہاتھ میں پاکیزہ کردار کے حامل سَلَف صالحین کی شرم وحَیا پر مبنی حکایات کی کتابیں ہونی چاہئے تھیں ہم نے ان کے ہاتھ میں عِشقیہ وفِسقیہ ناول اور رومانی شاعِری کی کتابیں تھمادیں، جس اولاد کی تربیّت کی ذِمّہ داری ہماری تھی ہم نے اسے ریموٹ کنٹرول (Remote control) پکڑا کر ٹی وی کے سامنے بٹھادیا گویا اس کی لگام غیر مسلموں کے ہاتھ میں تھمادی کہ لو ہماری آل واولاد تمہارے حوالے ان کے ذہنوں میں جتنا چاہو فحاشی و عُریانی کا زہر گھول دو، آہ! ہمیں کیا ہو گیا ہے! سمجھ میں نہیں آتا کہ اس بگڑے ہوئے مُعاشَرے کا رُخ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کی طرف کیسے پھیرا جائے اور اس کو جہنّم کی طرف دوڑے چلے جانے سے روک کر کس طرح جنّت کی سَمت لے جایا جائے! آہ! آہ! آہ! ایسا دَور آچکا ہے گویا ہر کوئی **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ جہنّم میں گرنا چاہتا ہے، شرم وحَیا کا عنصر بالکل خَتْم ہو چکا ہے، نِجی مُعاملات ہوں یا اجتِماعی تقریبات، محلّہ ہو یا بازار ہر

جگہ شرم وحَیا کا قتلِ عام اور بے حیائی کی دھوم دھام ہے، جس کو دیکھو بڑھ چڑھ کر بے حَیائی کا شیدائی نظر آرہا ہے۔

بے حیائی سے نَجات کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! ہم سب اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی اصلاح کی کوشش کریں، شرم وحَیا کے فضائل اور بے حَیائی کے نقصانات پر غور کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد ہمارا مُعاشَرہ بے حَیائی کی گندگی سے پاک وصاف ہو جائے گا۔ بالخصوص ہم میں سے جو گھر کے سربراہ ہیں ان پر یہ بَہُت بڑی ذِمّہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے اہلِ خانہ کو بے حیائی کی گندگی سے نجات دلائیں کیونکہ گھر کے سربراہ کے اخلاق و کردار کا اثر ان کے ماتحت افراد پر پڑتا ہے، اگر وہ باحیا ہوں گے تو لازماً اس کے اثرات خاندان کے دیگر افراد پر پڑیں گے۔

باحیا باپ کے کردار کا اثر

ایک شخص کثیر العیال اور گھر کا واحد کفیل تھا، بیمار ہونے کے باعث گھر میں فاقے ہونے لگے، اس کی ایک جوان لڑکی تھی جس نے چھوٹے بہن بھائیوں کو بھوک سے بلکتے دیکھا تو برداشت نہ کر سکی اور اپنے آپ کو سنوارا، میک اپ کیا اور نہ چاہتے ہوئے اس ارادے سے نکلی کہ باہَر میرے حُسن سے متاثر ہو کر ہو سکتا

ہے کوئی مجھے گناہ کی دعوت پیش کرے اور میں اپنا جسم فروخت کرکے اس سے رقم حاصِل کرکے اپنے بہن بھائیوں کا پیٹ پال سکوں۔ چنانچہ وہ لڑکی تیار ہو کر بازار میں نکلی، پورا دن بازار میں گھومتی رہی مگر اس کی طرف کسی نے دیکھا تک نہیں، تھکی ہاری گھر آئی باپ نے پوچھا: بیٹی! پورا دن کہاں تھی؟ بیٹی نے سر جھکا کر ندامت اور شرم کے ساتھ باپ کو پورا حال بیان کر دیا کہ ابا جان! چھوٹے بہن بھائیوں کی بھوک پیاس مجھ سے برداشت نہیں ہوتی، ان کی بھوک پیاس نے مجھے بے قرار کرکے گناہ کی طرف مائل کر دیا لیکن عجیب واقعہ ہوا کہ میں پورا دن بازار میں گھومتی رہی مگر کسی شخص نے میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ باپ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی اور اس بزرگ باپ نے ارشاد فرمایا: بیٹی! تجھے کوئی نظر اٹھا کر کیسے دیکھے گا کہ تیرے باپ نے پوری جوانی میں کسی غیر عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کس طرح ایک باحیا باپ کے پاکیزہ کردار کے اثرات نے اس کی بیٹی کو بدکاری سے بچالیا۔ ہمیں بھی اپنے قلب و نِگاہ کی حِفاظَت کرنی چاہئے کہ اس کی بَرَکت سے نہ صرف ہمارے اہلِ خانہ کی نظرِ بد سے حفاظت ہو گی بلکہ ہمارے مُعاشَرے سے بھی بے حَیائی اور بدکرداری کی آفت دور ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بے حیائی کے خلاف دعوتِ اسلامی کی جنگ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے بے حیائی و بے پردگی کے خِلاف بھی اعلانِ جنگ کر رکھا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی والے بن جائیے تاکہ تمام عاشقانِ رسول مل کر بے حَیائی کے منہ زور شیطانی سیلاب کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں اور ایک صحیح اسلامی مُعاشَرہ مَعرَضِ وُجود میں آئے۔ چنانچہ بے حَیائی کے خلاف دعوتِ اسلامی کی جاری جنگ کا حصّہ بننے اور اپنی اصلاح کے لیے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی انعامات پر خود بھی عمل کیجئے اوراپنے گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ نیز سنّتوں کی تربیّت کے لیے ہر ماہ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر بھی کرتے رہئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظَت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے گناہوں کی نحوستوں کو ملاحظہ فرمایا

کہ کس طرح گناہوں کی کثرت ہلاکت کے گہرے غار میں پھینک دیتی ہے۔ خدانخواستہ اگر آپ گناہوں کے گرداب (بھنور) میں پھنسے ہوئے ہیں تو آیئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ مَدَنی ماحول آپ کو گناہوں کی دَلدَل سے نکال کر نیکیوں کی پاک سرزمین پر لا کھڑا کرے گا، گناہوں سے نفرت، نیکیوں سے مَحبّت اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن ملے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ و مہکے مہکے مدنی ماحول کے مُعاشَرے پر پڑنے والے اثرات ایک کھلی کتاب کی طرح ہیں، ہر آنکھ یہ دیکھ سکتی ہے کہ کس طرح باب المدینہ (کراچی) کے ایک علاقے سے نکلنے والی یہ تحریک دنیا پر چھاتی جارہی ہے اور تادمِ تحریر اس کا مَدَنی پیغام کم و بیش 187 ممالک تک جا پہنچا ہے، اس تحریک نے کئی گھروں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے، نوجوانوں کے سر عماموں کے تاج اور جسم سنّتوں بھرے لباس سے سجا دیئے ہیں، اسلامی بہنوں کو مدنی برقعے پہنا دیئے ہیں، اس دورِ پُرفِتَن میں جب ہر ایک دماغ پر فرنگی فیشن کا خُمار (نشہ) چھایا ہوا ہے، دعوتِ اسلامی نے آقائے دوعالَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت کے وہ جام پلائے کہ جدید تہذیب کے نشے کا سب خُمار اتار کر رکھ دیا اور ہر ایک گویا زبانِ حال سے پکار اٹھا:

میں مصطفٰے کے جامِ مَحبّت کا مَسْت ہوں
یہ وہ نشہ نہیں جسے تُرشی اتار دے

جو کل تک گانوں باجوں کے شوقین تھے اب نعتیں سنا رہے ہیں، جو کل تک فلموں ڈراموں کے فُحش مَناظِر دیکھنے کے دِلدادہ تھے آج مدینے کی پُربَہار فضائیں دیکھنے کے طلبگار ہیں، جو کل تک مُعاشَرے کے لئے ناسُور تھے آج لوگوں کے دِلوں کا سُرور ہیں، کل تک جو لڑکی بے پردگی کے جَنجال (مصیبت و آفت) میں گرفتار تھی آج مَدَنی برقعہ کے پاکیزہ حِصار (دائرہ) میں ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دین و ملّت، پَروانۂ شَمعِ رِسالَت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے اس پیغام کو نہ صرف عام کیا بلکہ عشاق کو گھول کر پلا دیا:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ مُحسن و کریم اور شفیق و رحیم آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں ہمیشہ یاد فرماتے رہے، بلکہ دنیا میں تشریف لاتے ہی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سجدہ کیا۔ اس وقت ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی پروردگار! میری اُمّت مجھے ہِبہ کر دے۔[1]

(1) فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۷۱۷

مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار احمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرمایا کرتے تھے کہ حضورِ پاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو ساری عمر ہمیں اُمَّتی اُمَّتی کہہ کر یاد فرماتے رہے، قَبْرِ انور میں بھی اُمَّتی اُمَّتی فرما رہے ہیں اور حَشْر تک فرماتے رہیں گے یہاں تک کہ محشر کے روز بھی اُمَّتی اُمَّتی فرمائیں گے۔ حق یہ ہے کہ اگر صرف ایک بار بھی اُمَّتی فرما دیتے اور ہم ساری زِنْدَگی یانبی! یانبی! **یارسولَ اللہ ! یا حبیبَ اللہ!** کہتے رہیں تب بھی اُس ایک بار اُمّتی کہنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔(1)

جن کے لب پر رہا" اُمّتی اُمَّتی "
یاد اُن کی نہ بھول اے نیازیؔ کبھی
وہ کہیں اُمّتی تُو بھی کہہ یا نبی!
میں ہوں حاضِر تیری چاکری کے لیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارا اتنا خیال فرمائیں کہ دنیا میں تشریف لائے تو ہمیں یاد فرمایا، قبر میں تشریف لے گئے تو ہمیں یاد فرمایا، اب قَبْرِ اَنْوَر میں حَشْر تک یاد فرمانے کے علاوہ روزِ مَحْشَر بھی کرم فرمائیں گے تو اس مُحْسِن آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ

(1) عاشقِ اکبر، ص ۵۳

والہٖ وسلَّم کا بھی ہم پر حق ہے کہ ہم ان کی یاد کو اپنی عادت بنالیں، صرف زبان سے نہیں بلکہ عَمَلی طور پر بھی۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی نے ہمیں یہ ذہن دیا کہ اپنے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اداؤں کو اپنا کے انہیں یاد کریں، اسی لئے تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے ہمیں سبز سبز عمامہ کا تاج دیا کہ جب ہم سر پر عمامہ شریف سجائیں تو سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی یاد آئے، چہرے پر داڑھی سجائیں تو سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی یاد آئے، سنّتوں بھرا لباس پہنیں تو سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی یاد آئے اور جب مَدَنی قافِلوں میں سفر کریں تو سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی یاد آئے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کس طرح نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے صعوبتیں اٹھائیں۔ غرض اس ماحول کے دیئے ہوئے طریقہ کار کے مطابق سنّتوں سے معمور اپنے شب و روز گزاریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ہر ہر لمحہ اپنے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی یادوں میں بسر ہوگا، گویا کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اعلٰی حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے اس شعر کے مِصداق بن جائیں گے:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

گناہوں اور جہالَت کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے مُعاشَرے میں دعوتِ اسلامی کا مہکا مہکا مَدَنی ماحول امید کی کرن ہے، اس کی برکت سے ہر طرف اجالا پھیلتا جارہا ہے، کیونکہ دعوتِ اسلامی نے مُعاشَرے کی نبض پر ہاتھ رکھ کر جہاں مختلف مُعاشَرتی اَمراض کی تشخیص کی وہیں جامع منصوبہ بندی اور ٹھوس حکمتِ عملی کے ذریعے ان اَمراض سے چھٹکارا پانے کے لیے مختلف اقدامات بھی کیے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زِنْدَگیوں کو صحیح اسلامی طرزِ زِنْدَگی کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے رات دن ایک کیے ہوئے ہے۔ اے کاش! تمام مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احکامات پر عمل کرنے والے اور دعوتِ اسلامی کے اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ کی عَمَلی تصویر بن جائیں۔ لہٰذا خود کو قرآن وسنّت کے سانچے میں ڈھالنے اور دنیا بھر کے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کے لئے اس عظیم الشان تحریک کا حِصّہ بن جائیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہ کر مدنی کاموں کی دھومیں مچانے اور پرہیز گار وباکردار مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مولف
1	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
3	روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت
4	خزائن العرفان	صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
5	نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ، پیر بھائی کمپنی، مرکز الاولیاء لاہور
6	مصنف عبد الرزاق	امام عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
7	مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
8	صحیح بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
9	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ، دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ

10	سنن ابن ماجه	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجه، متوفی ۲۷۳ھ، دار المعرفه، بیروت ۱۴۲۰ھ
11	سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
12	سنن دارقطنی	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۳۸۵ھ، مدینة الاولیاء ملتان
13	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱۴۱۷ھ
14	مسند ابی یعلی	احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱۴۱۸ھ
15	المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
16	حلیة الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفهانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱۴۱۹ھ
17	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیهقی، متوفی ۴۵۸ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت
18	فردوس الاخبار	حافظ شیرویه بن شهردار بن شیرویه دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
19	تاریخ مدینه دمشق	علامه علی بن حسن ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ

20	الترغیب والترھیب	امام عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
21	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ھیثمی، متوفی ۸۰۷ھ، دار الفکر، بیروت
22	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برھان پوری، متوفی ۹۷۵ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱۴۱۹ھ
23	شرح صحیح مسلم	امام محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱۴۰۱ھ
24	عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
25	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
26	فتاوی رضویہ	اعلی حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور
27	قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱۴۲۶ھ
28	احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ، دار صادر، بیروت
29	بحر الدموع	امام عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ، مکتبة دار الفجر دمشق ۱۴۲۰ھ

30	عیون الحکایات	امام عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ، دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
31	مختصر منہاج القاصدین	امام احمد بن محمد بن عبد الرحمن بن قدامہ مقدسی متوفی ۷۴۲ھ، دار الخیر ۱۴۱۸ھ
32	الحدیقۃ الندیۃ	علامہ عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی حنفی، متوفی ۱۱۴۳ھ، پشاور
33	سبع سنابل	مولانا میر عبد الواحد بلگرامی متوفی ۱۰۱۷ھ، مکتبہ قادریہ مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۰۲ھ
34	المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفّٰی ۸۵۰ھ، دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
35	شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ، مرکز اھلسنت برکاتِ رضا، ھند
36	تنبیہ المغترین	عبد الوھاب بن احمد بن علی بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ، دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
37	الزواجر	ابو العباس احمد بن محمد بن حجر مکی ھیتمی، متوفی ۹۷۴ھ، دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
38	المنبہات	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی، متوفی ۸۵۲ھ، پشاور
39	جہنم میں لے جانے والے اعمال	ابو العباس احمد بن محمد بن حجر مکی ھیتمی، متوفی ۹۷۴ھ، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

40	حجۃ اللہ علی العالمین	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ، مرکز اہلسنت برکاتِ رضا، ھند
41	تذکرۃ الواعظین	مولانا محمد جعفر قریشی حنفی، کوئٹہ
42	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
43	اسلامی زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
44	عجائب القرآن	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
45	جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
46	نیکی کی دعوت	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
47	باحیا نوجوان	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
48	عاشق اکبر	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
49	وسائل بخشش	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
50	لسان العرب	جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی، متوفی ۷۱۱ھ، مؤسّسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت ۱۴۲۶ھ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران
حضرت مولانا محمد عمران عطاری سلمہ الباری کے تحریری بیانات

طبع شدہ و زیرِ طبع بیانات

{1}--- فیضانِ مرشد (صفحات 46)	{2}--- جنت کی تیاری (صفحات 134)
{3}--- احساسِ ذمہ داری (صفحات 50)	{4}--- وقفِ مدینہ (صفحات 86)
{5}--- مدنی کاموں کی تقسیم (صفحات 68)	{6}--- مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (صفحات 73)
{7}--- مدنی مشورے کی اہمیت (صفحات 32)	{8}--- سود اور اس کا علاج (صفحات 92)
{9}--- سیرتِ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ (صفحات 75)	{10}--- پیارے مرشد (صفحات 48)
{11}--- برائیوں کی ماں (صفحات 112)	{12}--- فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (صفحات 56)
{13}--- غیرت مند شوہر (صفحات 48)	{14}--- جامع شرائط پیر (صفحات 88)
{15}--- صحابی کی انفرادی کوشش (صفحات 124)	{16}--- کامل مرید (صفحات 48)
{17}--- پیر پر اعتراض منع ہے (صفحات 60)	{18}--- امیر اہلسنت کی دینی خدمات (صفحات 480)
{19}--- جنّت کا راستہ (صفحات 56)	{20}--- ہمیں کیا ہو گیا ہے (116)
{21}--- مقصدِ حیات (صفحات 60)	{22}--- موت کا تصور (صفحات 44)
{23}--- صدقے کا انعام (صفحات 60)	{24}--- بیٹی کی پرورش (صفحات 72)
{25}--- ایک آنکھ والا آدمی (صفحات 48)	{26}--- گناہوں کی نحوست (صفحات 112)

زیرِ ترتیب تحریری بیانات

{1}--- ایک زمانہ ایسا آئے گا	{2}--- مرض سے قبر تک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

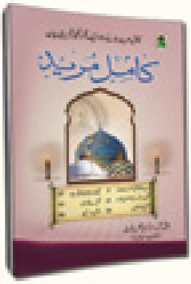

ISBN 978-969-579-783-9
0101510
MC 1266

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: +923 111 25 26 92. Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net